بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
نحمده وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ
وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
اَللّٰہُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ مَثَلُ نُوۡرِہٖ کَمِشۡکٰوۃٍ فِیۡہَا مِصۡبَاحٌ

مِشکوٰۃ
MONTHLY MISHKAT

"قوموں کی اصلاح
نوجوانوں کی اصلاح
کے بغیر نہیں ہو سکتی"
(بانی تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ)

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان
MAJLIS KHUDDAM-UL-AHMADIYYA BHARAT

نگران: کے طارق احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

فہرست مضامین

اداریہ	2
قرآن کریم / انفاخ النبی / کلام الامام المہدی / امام وقت کی آواز	3
خلاصہ خطبات جمعہ ماہِ اگست 2022ء	4
قرآن کریم میں ہستی باری تعالیٰ	8
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی حصول تقویٰ کے متعلق واقفین اور مربیان سے اعلیٰ توقعات	15
سالانہ مرکزی اجتماع میں شمولیت کی اہمیت و برکات	19
حصول تقویٰ کے ذرائع حضرت مسیح موعودؑ اور خلفائے کرام کے ارشادات کی روشنی میں	23
بنیادی مسائل کے جوابات	29
سائنس کی دنیا	34
Health Corner/ گوشۂ ادب	35
بزم اطفال	37
ملکی رپورٹس	38
Summary of the Friday Sermon on 12 Aug 2022	40

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

ایڈیٹر
نیاز احمد نائک

نائبین
تبریز احمد سلیجہ، اطہر احمد شمیم
ریحان احمد شیخ، محمد کاشف خالد

مینیجر
سید عبد الہادی

مجلس ادارت
بلال احمد آہنگر، مرشد احمد ڈار
عمر عبد القدیر، ناصر الدین حامد
صالح احمد، اعجاز احمد میر

ڈیزائننگ
محمد ضیاء الدین، کامران شریف
نیّر احمد، صباح الدین شمس

دفتری امور
سید حارث احمد، مجاہد احمد سلیجہ

مقام اشاعت
دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

سالانہ بدل اشتراک
اندرون ملک ₹ 220
بیرون ملک $ 150
قیمت فی پرچہ ₹ 20

Printed and Published by Mohammad Nooruddin M.A, B.Lib and owned by Majlis Khuddam-ul Ahmadiyya Bharat Qadian and Printed at Fazl e Umar Printing Press, Harchowal Road, Qadian Distt. Gurdaspur 143516 Punjab India, and Published at Office Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat, P.O Qadian, Distt. Gurdaspur 143516 Punjab India. Editor Niyaz Ahmad Naik

اداریہ

اجتماعات اور ذیلی تنظیموں کو نصیحت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

پس ذیلی تنظیمیں یاد رکھیں کہ اگر حقیقت میں اجتماع میں شامل ہونے والوں اور ایم ٹی اے۔ٹی وی کے ذریعے سے سننے والوں پر دنیا میں کہیں بھی کوئی اثر ہوا ہے تو یہ لوہا گرم ہے اس کو اُس مزاج کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں جس مزاج کو پیدا کرنے کے لئے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کو بھیجا ہے۔

ایم ٹی اے۔ ٹی وی پر سننے والوں کی مَیں نے بات کی ہے تو اُن کی طرف سے بھی مجھے اظہارِ جذبات کے خطوط مل رہے ہیں بلکہ بعض بچوں کے والدین کے تاثرات بھی مل رہے ہیں کہ ہمارے بچوں نے، اطفال نے آپ کا خطاب سنا تو اُن دس گیارہ سال کے بچوں کے چہروں پر شرمندگی کے آثار تھے۔ بلکہ ایک بچے کی ماں نے مجھے بتایا کہ میرا بچہ جب خطاب سُن رہا تھا تو اُس نے منہ کے آگے cushion رکھ لیا کہ میں بعض وہ باتیں کرتا ہوں جن کے بارے میں کہا جا رہا ہے۔ میرے متعلق کہا کہ مجھے لگتا ہے کہ ایم ٹی اے۔ٹی وی پر مجھے دیکھ دیکھ کر یہ باتیں کر رہے ہیں، خطاب کر رہے ہیں تو مَیں نے منہ چھپا لیا کہ نظر نہ آؤں۔ پس یہ سعید فطرت ہے، یہ وہ روح ہے جو اللہ تعالیٰ نے آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی جماعت کے بچوں میں بھی پیدا کی ہوئی ہے کہ نصیحتوں پر اندھے اور بہرے ہو کر نہیں گرتے بلکہ شرمندہ ہو کر اپنی اصلاح کی کوشش کرتے ہیں۔ بعضوں نے اپنے موبائل فون بند کر دیئے ہیں۔ سکول میں بیٹھ کر بجائے پڑھائی پر توجہ دینے کے بعض بچے اس سوچ میں رہتے تھے کہ ابھی بریک ہوئی یا ابھی چھٹی ہو گی تو پھر اپنے موبائل پر کوئی گیم کھیلیں گے یا اور اس قسم کی فضولیات میں پڑ جائیں گے جو فونوں پر آجکل مہیا ہوتی ہیں۔ اب جب میری باتیں سنی ہیں تو انہوں نے کہا یہ سب فضولیات ہیں، ہم اب اس کو استعمال نہیں کریں گے، ان کھیلوں کو نہیں کھیلیں گے۔ یہ کھیلیں ایسی ہیں جو صحت نہیں بناتیں، جو دماغی ورزش بھی نہیں ہے بلکہ ایک نشہ چڑھا کر مستقل انہی چیزوں میں مصروف رکھتی ہیں، ایک پاگل پن (یا انگلش میں جسے craze کہتے ہیں) وہ ہو جاتا ہے۔ لیکن ہم صرف اس بات پر خوش نہیں ہو سکتے۔ جو ہوشمند اور بڑے ہیں اُن کو تو خود اپنی حالتوں کے جائزے لینے کی ضرورت ہے اور مستقل مزاجی سے ان جائزوں کی ضرورت ہے۔ ان جائزوں کو لیتے چلے جانا ہے اور اسی طرح والدین کو مستقل اپنے بچوں کو یاد دہانی کروانے کی ضرورت ہے کہ جب ایک اچھی عادت تم نے اپنے اندر پیدا کر لی ہے تو پھر اُسے مستقل اپنی زندگی کا حصہ بناؤ۔ ماحول سے متاثر نہ ہو جاؤ۔

پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہمارے لئے عارضی خوشیاں کوئی خوشیاں نہیں ہیں بلکہ جب تک ہماری خوشیاں، ہماری نیکیاں، ہمارے اندر پاک تبدیلیاں، ہمارے اندر مستقل رہنے کا ذریعہ نہیں بنتیں ہم چین سے نہیں بیٹھ سکتے۔ جبتک ہم مستقل اپنی حالتوں کے جائزے نہیں لیتے رہتے، ہم عظیم انقلاب کا حصہ نہیں بن سکتے۔ پس جیسا کہ میں نے اجتماع میں بھی کہا تھا کہ اچھے معیار حاصل کر لینا پہلے سے زیادہ فکر کا باعث بنتا ہے، خود ہر فردِ جماعت پر بھی، ذیلی تنظیموں پر بھی اور نظامِ جماعت پر بھی پہلے سے زیادہ ذمہ داریاں ڈالتا ہے۔

(خطبہ جمعہ 23/ ستمبر 2011ء)

(نیاز احمد نائک)

قرآن کریم

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (البقرہ: 149)

ترجمہ: اور ہر ایک کے لئے ایک مطمح نظر ہے جس کی طرف وہ منہ پھیرتا ہے۔ پس نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جاؤ، تم جہاں کہیں بھی ہو گے اللہ تمہیں اکٹھا کر کے لے آئے گا۔ یقیناً اللہ ہر ایک چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

کلام الامام المہدی علیہ السلام

حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

قرآن شریف میں تمام احکام کی نسبت تقویٰ اور پرہیز گاری کے لئے بڑی تاکید ہے۔ وجہ یہ کہ تقویٰ ہر ایک بدی سے بچنے کے لئے قوت بخشتی ہے اور ہر ایک نیکی کی طرف دوڑنے کے لئے حرکت دیتی ہے۔ اور اس قدر تاکید فرمانے میں بھید یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک باب میں انسان کے لئے سلامتی کا تعویذ ہے۔ اور ہر ایک قسم کے فتنہ سے محفوظ رہنے کے لئے حصن حصین ہے۔ ایک متقی انسان بہت سے ایسے فضول اور خطرناک جھگڑوں سے بچ سکتا ہے جن میں دوسرے لوگ گرفتار ہو کر بعض اوقات ہلاکت تک پہنچ جاتے ہیں اور اپنی جلد بازیوں اور بدگمانیوں سے قوم میں تفرقہ ڈالتے اور مخالفین کو اعتراض کا موقع دیتے ہیں۔

(ایام الصلح، روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۳۴۲)

انفاخ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص خدا کی خاطر نیکی کرے گا تو اسے اس نیکی کے دروازے سے جنت کے اندر آنے کے لئے کہا جائے گا۔ کہا جائے گا کہ اے اللہ کے بندے! یہ دروازہ تیرے لئے بہتر ہے۔ (اسی سے اندر آؤ)۔ اگر وہ نماز پڑھنے میں ممتاز ہوا تو نماز کے دروازے سے اسے بلایا جائے گا۔ اگر جہاد میں ممتاز ہوا تو جہاد کے دروازے سے۔ اگر روزے میں ممتاز ہوا تو روزے کے دروازے ''باب الریّان'' سے۔ اگر صدقہ میں ممتاز ہوا تو صدقے کے دروازے سے بلایا جائے گا۔ حضورؐ کا یہ ارشاد سن کر حضرت ابوبکرؓ نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں جسے اس دروازے میں سے کسی ایک سے بلایا جائے اسے کسی اور دروازے کی ضرورت تو نہیں لیکن پھر بھی کوئی ایسا خوش نصیب بھی ہو گا جسے ان سب دروازوں سے آواز پڑے گی؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں اور مجھے امید ہے کہ تم بھی ان خوش نصیبوں میں سے ہو۔

(بخاری کتاب الصوم باب الریان للصائمین)

امام وقت کی آواز

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

تو دیکھیں اس تڑپ کے ساتھ صحابہ نیکیوں میں بڑھنے کے لئے نیکی کرنے کی کوشش کیا کرتے تھے۔.... 'نیکیوں میں سبقت لے جاؤ' اس حکم پر اس طرح ٹوٹ کر عمل کرتے تھے... پھر دیکھیں اللہ تعالیٰ نے بھی ان کی نیکیوں کی کس طرح قدر کی ہے اور انفرادی اور جماعتی دونوں طرح سے انہیں خوب نوازا۔ تو جیسا کہ اس حدیث میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی کے تحت صحابہؓ امیر ہوں یا غریب نماز، روزہ، جہاد، صدقات ہر ایک نیکی میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے تھے۔

(خطبہ جمعہ ۱۰ ستمبر ۲۰۰۴ء)

خلاصہ خطبہ جمعہ

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ 5 اگست 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد یو کے

جلسہ سالانہ برطانیہ 2022ء کے میزبان و مہمانان کرام کو نصائح

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا، اس سال جلسہ سالانہ برطانیہ جو ہے 2019ء کے بعد دوبارہ وسیع پیمانے پر منعقد ہو رہا ہے۔ گذشتہ سال بھی جلسہ ہوا تھا لیکن محدود تعداد کے ساتھ۔ گو اس سال بھی یہ جلسہ سالانہ صرف برطانیہ جماعت کا ہے اور باہر کے مہمان بہت محدود تعداد میں شامل ہو رہے ہیں لیکن تینوں دن ان شاء اللہ تعالیٰ برطانیہ کی سب جماعتوں کو شامل ہونے کی اجازت ہے اور ان شاء اللہ ہوں گی۔ امید ہے ان شاء اللہ تعالیٰ اچھی حاضری ہو جائے گی۔ جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کووڈ وبا کی وجہ سے باقاعدہ جلسہ سالانہ کا تسلسل توڑنا پڑا اور جلسہ کی برکات سے ہم باقاعدہ فیضیاب نہیں ہو سکے ایک سال تو بالکل ہی فیضیاب نہیں ہو سکے۔

حضور پرنور نے تمام شاملین کو احتیاطی تدابیر اختیار کرنے، ماسک پہننے، نیز آتے اور جاتے ہوئے انتظامیہ کی فراہم کردہ ہومیو پیتھی دوائی کے استعمال کی پابندی کی تلقین کی نیز کارکنان کو نصائح کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر ہم اِن باتوں کو مدنظر رکھیں تو جلسہ کے حقیقی ماحول سے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ ہم فائدہ اُٹھاتے رہیں گے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے فرمان کے مطابق یہ جلسہ کوئی دنیوی میلہ نہیں ہے بلکہ اللہ اور رسولؐ کی باتوں کو سننے اور اُن کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنے کے لئے ہم یہاں جمع ہوتے اور ہوئے ہیں۔ فرمایا جلسہ کا کام کئی ہفتے پہلے شروع ہو جاتا ہے اور اب تو ایم ٹی اے اپنی خبروں اور چھوٹے چھوٹے کلپس کی صورت میں یہ دکھاتا ہے کہ کس طرح کام ہو رہا ہے۔ دنیا یہ کوشش کرتی ہے کہ ہمیں رضاکارانہ کام کرنے کے لئے لوگ ملیں لیکن جماعت احمدیہ کی تاریخ اِس کے بالکل برعکس مثال پیش کرتی ہے کہ اتنے کام کرنے والے آجاتے ہیں کہ انتظامیہ کو مشکل پیش آتی ہے کہ انہیں سنبھالیں کس طرح۔

ضیافت کا یہ بھی کام ہے کہ جلسہ کے دنوں میں عموماً وافر مقدار میں کھانا تیار کریں نیز ضیافت کی ذمہ داری ہے کہ جو مہمان آرہا ہے اُس کی پوری طرح مہمانداری کریں۔

کارکنوں کو بھی مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جلسہ کے اِن تین دنوں میں حضرت مسیح موعودؑ کے مہمانوں کی اِس جذبہ سے خدمت کریں کہ اُنہیں ہمیشہ یہ احساس دل میں رہے کہ اپنے افسروں سے یا کسی مہمان کی طرف سے کوئی صلہ نہیں لینا اِس خدمت کا اور نہ ملنا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اِن مہمانوں کی خدمت کرنی ہے نیز اُس صحابی اور اُس کی بیوی کے اسوہ کو سامنے رکھنا ہے جس نے بچوں کو بھی بھوکا سلا دیا تھا، خود بھی بھوکے رہے اور مہمان کی مہمان نوازی کا حق ادا کر دیا۔ کسی سختی سے بولنے والے کا سختی سے نہیں بلکہ مسکراتے ہوئے جواب دینا ہے۔ افسران اور نگران بھی اپنے معاونین کے ساتھ نرم زبان میں گفتگو کریں، اگر کسی سے کوئی غلطی ہو جائے تو پیار سے سمجھائیں۔ اچھے اخلاق کا مظاہرہ صرف کارکنوں ہی کا کام نہیں بلکہ ہر شامل ہونے والے کا کام ہے۔ آج کل Covid کی وجہ سے فکرمندی بھی ہے اِس لئے دعاؤں کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہئے، عمومی دعاؤں کے ساتھ اِن دنوں میں درود بھی خاص طور پر پڑھیں۔ اللہ تعالیٰ جلسہ میں شامل ہونے والے ہر مرد و زَن کو حضرت مسیح موعودؑ کی دعا کا وارث بنائے۔

خطبہ جمعہ 12 اگست 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ

جلسہ سالانہ برطانیہ 2022ء پر نازل ہونے والی افضال الٰہیہ کا تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا: الحمد للہ، اللہ تعالیٰ نے ہمیں جلسہ سالانہ برطانیہ منعقد کرنے کی توفیق عطاء فرمائی، ہم نے تین دنوں میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو برستے دیکھا۔ جلسہ کا بڑا اور سارا سال انتظار رہتا ہے، بڑی تیاریاں بھی انتظامیہ کو کرنی پڑتی ہیں لیکن پھر جب جلسہ شروع ہوتا ہے تو پتا ہی نہیں چلتا کہ یہ تین دن کس طرح پلک جھپکتے میں گزر گئے۔

اِس سال لوگ خود، مَیں اور افراد جماعت بھی دعائیں کر رہے تھے، بہر حال اللہ تعالیٰ نے تمام تحفظات اور خوفوں کو امن میں بدل دیا۔ پچھلی وباء Covid بھی ایک وجہ تھی، بہر حال اِس کا کچھ اثر تو شاید بعض شاملین پر ہو لیکن عمومی طور پر اللہ تعالیٰ کا بہت فضل ہے۔ پہلے تو مَیں تمام کارکنان کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے تیاری جلسہ سے لے کر وائنڈ اَپ تک بے لوث ہو کر کام کیا اور اب تک کسی نہ کسی صورت میں جاری وائنڈ اَپ کا کام کر رہے ہیں۔ اتنے بڑے نظام میں یہ کمزوریاں ہو جاتی ہیں لیکن انتظامیہ کا کام ہے کہ اِن کمزوریوں اور خامیوں کو دُور کرے، مثلاً لجنہ کے کھانا کھلانے کے شعبہ کی بعض شکایات باتیں ہیں۔

ایم ٹی اے نے بھی بہت اچھی کوریج دی ہے۔ اِس دفعہ اسٹوڈیو بھی تمام کا تمام اِنہوں نے خود تیار کیا اور اِس سے کئی ہزار پاؤنڈز کی بچت بھی ہوئی۔ اِس سال یہ بھی تھا کہ بہت سے ترقی یافتہ اور غیر ترقی یافتہ ملکوں کو جلسہ کی کارروائی کے دوران ملا دیا۔ ایک وحدت تھی جس کا نظارہ ہم نے ایم ٹی اے کے کیمرہ کی آنکھ کے ذریعہ کیا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ نے بعض اپنوں، غیروں، نومبائعین اور صحافیوں کے متفرق تاثرات کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ جلسہ کے ذریعہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے دنیا میں پیغام اسلام پہنچایا۔

برکینا فاسو کے ایک غیر از جماعت دوست اسحٰق صاحب کہتے ہیں۔ آپ کا جلسہ سالانہ بہت شاندار تھا اِس کی مثال نہیں ملتی، اتنے لوگوں کا ایک جگہ جمع ہونا کسی معجزہ سے کم نہیں اور ایک امام کی پیروی، یہ جلسہ اپنی مثال آپ ہے۔ کوئی مانے یا نہ مانے آج حقیقی اسلام احمدیت ہی ہے اور وہ دن دُور نہیں جب لوگ اِس حقیقت کو پہچان لیں گے اور اِس میں داخل ہو جائیں گے۔

لائبیریا کے ایک غیر مسلم مہمان کہتے ہیں۔ مَیں احمدیہ خلیفہ کے خطاب کو سن کر بہت متاثر ہوا ہوں۔ اِس سے پہلے مَیں نے سن رکھا تھا کہ احمدیہ جماعت بڑی منظم جماعت ہے، آج اپنی آنکھوں سے بھی دیکھ لیا ہے کہ کس طرح احمدیہ جماعت ایک لیڈر کے ہاتھ پر متحد اور دنیا میں امن کی کوشش میں مصروف ہے۔ نمائندہ جرنلسٹ بی بی سی ساؤتھ ایڈورڈ سالٹ نے کہا کہ مَیں نے جلسہ میں بہت اچھا وقت گزارا، مہمان نوازی بہت عمدہ تھی، مختلف تقاریر سن کر بھی بہت اچھا لگا، آئندہ بھی آپ لوگوں کے ساتھ کام کروں گا۔

حضور انور ایدہ اللہ نے خطبہ کے آخر پر مکرمہ نصرت قدرت سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم قدرت اللہ عدنان صاحب آف کینیڈا، واقف زندگی مکرم چوہدری لطیف احمد جھمٹ صاحب اور مکرم مشتاق احمد عالم صاحب ابن مکرم محمد عالم صاحب آف میر پور کشمیر کا تذکرۂ خیر فرمایا نیز بعد از نماز جمعۃ المبارک اِن کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

خطبہ جمعہ 19 اگست 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد برطانیہ

حضرت ابو بکر صدیقؓ کے کمالات و مناقب کا ایمان افروز تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا، بدری صحابہ کے ذکر میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کے دَورِ خلافت میں ہونے والے واقعات کے تذکرہ کے تسلسل میں آج شام کی جانب ہونے والی پیش قدمی کا ذکر ہو گا۔

جب آپؓ باغی مرتدین کی سرکوبی سے فارغ ہو گئے اور عرب مستحکم ہو گیا تو آپؓ نے بیرونی جارحیت کے مرتکب مخالفین میں سے اہل روم (ملک شام (موجودہ شام یا سیریا) کی حکومت کو سلطنت روم اور وہاں کے بادشاہ کو قیصر روم کے لقب سے پکارا جاتا تھا۔) سے جنگ کرنے کے متعلق سوچا مگر ابھی تک کسی کو اِس سے آگاہ نہ کیا تھا۔ اِسی غور و فکر کے دوران حضرت شُرَحْبِیلؓ بن حَسَنَہ آپؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے

اور عرض کیا، اے خلیفہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپؓ شام میں لشکر کشی کے بارہ میں سوچ رہے ہیں؟ آپؓ نے فرمایا! ہاں، ارادہ تو ہے مگر ابھی کسی کو مطلع نہیں کیا۔تم نے کس وجہ سے یہ سوال کیا ہے؟ آپؓ عرض کیا کہ مَیں نے ایک خواب دیکھی ہے نیز مندرجات پیش فرمائے۔

حضرت ابو بکرؓ نے لمبی خواب سن کر ارشاد فرمایا: تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہوں تم نے اچھا خواب دیکھا ہے اور اچھا ہی ہوگا اِن شاءَ اللہ! تم نے اِس خواب میں فتح کی خوشخبری اور میری موت کی اطلاع بھی دی ہے، یہ بات کہتے ہوئے آپؓ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔اس کے بعد آپؓ نے ان کے خواب کی مکمل تعبیر بیان فرمائی جس میں فتوحات کی تفصیل اور آپ کی وفات کی خبریں تھیں۔

جب حضرت ابو بکرؓ نے فتح شام کے لئے لشکر تیار کرنے کا ارادہ کیا تو آپؓ نے مشورہ کے لئے کبار صحابہ کو طلب کیا، جب یہ اصحاب آپؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؓ نے ارشاد فرمایا؛ اللہ کی نعمتیں بے شمار ہیں، اعمال اُن کا بدلہ نہیں ہو سکتے، اِس بات پر اللہ تعالیٰ کی بہت زیادہ حمد کرو کہ اُس نے تم پر احسان اور ایک کلمہ پر جمع کیا... آج عرب ایک امت، ایک ہی ماں باپ کی اولاد ہیں، میری رائے یہ ہے مَیں اُن کو رومیوں سے جنگ کے لئے شام بھجواؤں، جو اُن میں سے مارا گیا وہ شہید اور جو زندہ رہا وہ دین اسلام کا دفاع کرتے ہوئے زندہ رہے گا۔

ملک شام کی فتوحات کے سلسلہ میں سب سے پہلے حضرت ابو بکرؓ نے 13 ہجری میں ایک لشکر کے ہمراہ حضرت خالدؓ بن سعید کو روانہ فرمایا۔حضرت ابو بکرؓ نے رومیوں کے خلاف جنگ کے لئے اہل مدینہ کے علاوہ دیگر علاقوں کے مسلمانوں کو بھی تیار کرنا شروع کیا اور جہاد میں شمولیت کی ترغیب دلائی چنانچہ اِسی غرض سے آپؓ نے اہل یمن کی طرف بھی ایک خط لکھا اور اِسے حضرت انسؓ بن مالک کے ہاتھ بھیجا، آپؓ نے اہل یمن کو موثر انداز میں پیغام پہنچانے کے بعد مدینہ واپس پہنچ کر اُن کی آمد کی خوشخبری حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو سنائی۔

حضرت خالدؓ بن سعید کی ناکامی کے باوجود حضرت ابو بکرؓ کے عزم میں ہرگز فرق نہ آیا، جب آپؓ کو یہ اطلاع پہنچی کہ حضرت عکرمہؓ و حضرت ذو الکلاعؓ اسلامی افواج کو دشمن کے چنگل سے بچا کر شامی سرحدوں پر واپس لے آئے ہیں اور وہاں مدد کے منتظر ہیں تو آپؓ نے ایک لمحہ ضائع کئے بغیر کمک بھیجنے کا انتظام شروع کر دیا۔اور چار بڑے لشکر تیار کئے جنہیں شام کے مختلف علاقوں کی جانب روانہ کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ نے مؤرخہ 12/اگست 2022ء کو ربوہ میں شہید ہونے والے دار الرحمت کے رہائشی مکرم نصیر احمد صاحب ابن عبد الغنی صاحب کا تفصیلی ذکر خیر فرمایا اور بعد نماز جمعہ ان کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

خطبہ جمعہ 26 اگست 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ

حضرت ابو بکر صدیقؓ کے کمالات و مناقب کا ایمان افروز تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت ابو بکرؓ کے شام کی طرف بھیجے ہوئے تین لشکروں کا ذکر گذشتہ خطبے میں ہو چکا ہے۔ چوتھا لشکر حضرت ابو بکرؓ کی خواہش پر حضرت عمرو بن عاصؓ کی قیادت میں شام کی طرف روانہ ہوا۔حضرت ابو بکرؓ نے لشکر کی روانگی کے وقت حضرت عمرو بن عاصؓ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ تم رائے اور تجربے کے مالک ہو اور جنگی بصیرت رکھتے ہو۔تمہارے ساتھ تمہاری قوم کے اشراف اور مسلم صلحاء ہیں اور تم اپنے بھائیوں سے ملو گے لہٰذا ان کی خیر خواہی میں کوتاہی نہ کرنا اور اُن کے اچھے مشورے کو نہ روکنا۔حضرت عمرو بن عاصؓ نے عرض کیا کہ کتنا بہتر ہے کہ میں آپؓ کے گمان کو سچ کر دکھاؤں۔حضرت عمرو بن عاصؓ کے لشکر کی تعداد چھ سات ہزار کے درمیان تھی جبکہ ان کی منزل مقصود فلسطین تھی۔

حضرت عمرو بن عاصؓ نے ایک ہزار مجاہدین کا لشکر حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کی سربراہی میں روم کی طرف روانہ کیا جس نے رومیوں کی طاقت کو پارہ پارہ کر کے شکست دی اور فتح حاصل کی۔اس جنگ میں پکڑے گئے قیدیوں سے پوچھ گچھ پر حضرت عمرو بن عاصؓ کو علم ہوا کہ رومی فوج مسلمانوں پر اچانک حملہ کرنے کی تیاری میں ہے۔اس پر حضرت عمرو بن عاصؓ نے اپنا لشکر منظم کیا اور جب رومیوں نے حملہ کیا تو اُن کو پسپا ہو کر واپس جانے پر مجبور کر دیا۔بعد ازاں رومیوں پر جوابی حملہ کر کے اُن کی

قوت کو تباہ کر دیا۔ رومی فوج نے میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کیا۔ اسلامی فوج نے اُن کا پیچھا کیا۔ دشمن کے ہزاروں فوجی مارے گئے جس پر یہ معرکہ ختم ہوا۔

ان لشکروں میں ایک ہزار سے زائد مہاجر اور انصار صحابہ شامل تھے جنہوں نے ابتدائے اسلام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوش بدوش لڑائیوں میں حصہ لیا تھا۔ ان میں وہ اہل بدر بھی شامل تھے جن کے لیے آپؐ نے اللہ تعالیٰ سے التجا کی تھی کہ آج اگر تُو نے اس چھوٹی سی جماعت کو ہلاک کر دیا تو آئندہ پھر کبھی زمین پر تیری پرستش نہیں کی جائے گی۔ اس وجہ سے حضرت ابوبکرؓ کو کامل امید تھی کہ اللہ تعالیٰ اُن کے بھیجے ہوئے لشکروں کو رومیوں پر غلبہ عطا فرمائے گا۔

فلسطین میں موجود شاہِ روم ہرقل کو جب مسلمانوں کی فتح کی اطلاع ملی تو اُس نے علاقے کے سرداروں کو جمع کر کے جذباتی تقریروں کے ذریعہ فتح کا یقین دلا کر مسلمانوں کے خلاف جنگ پر آمادہ کر لیا۔ اسی طرح اُس نے دمشق، حمص اور انطاکیہ کے لوگوں کو بھی مسلمانوں کے خلاف بھڑکا کر جنگ پر راضی کر لیا اور انطاکیہ کو ہیڈ کوارٹر بنا کر مسلمانوں سے جنگ کی تیاری کرنے لگا۔ ایک روایت میں یہ بھی ذکر ملتا ہے کہ جب ہرقل کو اسلامی لشکروں کی آمد کی اطلاع ملی تو اُس نے اپنی قوم کو جنگ سے باز رہنے کا مشورہ دیتے ہوئے شام کی نصف پیداوار کی شرط پر مسلمانوں سے صلح کا مشورہ دیا تا کہ روم کا علاقہ بھی اُن کے پاس رہ جائے اور نصف پیداوار بھی مل جائے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ مسلمان تمام علاقے پر قابض ہو جائیں۔ اہل روم نے ہرقل کی رائے سے اختلاف کیا جس پر ہرقل نے حمص اور انطاکیہ میں اپنے لشکر تیار کیے۔ ہرقل کے پاس چونکہ فوج کی تعداد بہت زیادہ تھی اس لیے اُس نے حضرت عمرو بن عاصؓ، حضرت یزید بن ابوسفیانؓ، حضرت ابوعبیدہؓ اور حضرت شرحبیل بن حسنہؓ کے مقابلے کے لیے علیحدہ علیحدہ بڑے بڑے لشکر بھجوائے۔ حضرت ابوعبیدہؓ، حضرت عمرو بن عاصؓ اور حضرت یزید بن ابوسفیانؓ نے اپنے اپنے خطوط میں ہرقل کے انطاکیہ میں قیام اور اُس کے لشکروں کی صورت حال سے حضرت ابوبکرؓ کو اطلاع بھجوائی اور مدد طلب کی۔ جواب میں حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ ہرقل کا انطاکیہ میں قیام کرنا اُس کی اور اُس کے ساتھیوں کی شکست اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہاری اور مسلمانوں کی فتح ہے۔ خود بھی اللہ کی اطاعت کرو اور اپنے ساتھیوں کو بھی اطاعت الٰہی کا حکم دو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں رُسوا نہیں کرے گا۔

حضرت ابوبکرؓ نے سات سو افراد پر مشتمل ایک اور لشکر حضرت سعید بن عامرؓ کی قیادت میں جہاد شام کے لیے روانہ کیا۔ حضرت بلالؓ نے اس لشکر میں شامل ہونے کی خواہش کا ذکر کیا تو حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ اے بلال! مَیں تمہیں صرف اذان کے لیے چاہتا ہوں اور مجھے تمہاری جدائی سے وحشت محسوس ہوتی ہے لیکن ایسی جدائی ضروری ہے جس کے بعد قیامت تک ملاقات نہ ہو گی۔ تم عمل صالحہ کرتے رہنا یہ دنیا سے تمہارا زادِ راہ ہو اور جب تم زندہ رہو گے اللہ تمہارا ذکر باقی رکھے گا اور جب وفات پاؤ گے تو اس کا بہترین ثواب عطا کرے گا۔ حضرت بلالؓ نے کہا کہ اللہ آپؐ کو جزائے خیر عطا کرے۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کے لیے اذان دینا نہیں چاہتا اور اس کے بعد حضرت بلالؓ بھی حضرت سعید بن عامرؓ کے ساتھ روانہ ہو گئے۔

جہادی وفود کا مدینہ میں آنے کا سلسلہ جاری رہا اور حضرت ابوبکرؓ انہیں مہمات پر روانہ کرتے رہتے۔ حضرت ابوعبیدہؓ کے مسلسل خطوط کی بنا پر حضرت ابوبکرؓ نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو شام بھیجنے کا فیصلہ کیا۔ حضرت خالد بن ولیدؓ اُس وقت عراق میں تھے جب حضرت ابوبکرؓ نے اُنہیں شام جا کر اسلامی افواج کی امارت سنبھالنے کا حکم دیا، حضرت خالد بن ولیدؓ نے دمشق میں قیام کیا جبکہ بعض روایات میں ہے کہ انہوں نے قناۃ بُصریٰ میں قیام کیا۔ یہاں کے لوگوں نے مسلمانوں سے اپنی جانوں کے امان، حفاظت اور جزیہ کی ادائیگی پر صلح کر لی۔

حضور انور نے فرمایا کہ اجنادین کی جنگ کے بارے میں ابہام ہے کہ یہ شاید حضرت عمرؓ کے زمانے میں ہوئی تھی لیکن ہماری تحقیق کے مطابق غالب امکان یہی ہے کہ اجنادین کی جنگ دو مرتبہ ہوئی ہو۔ پہلی مرتبہ حضرت ابوبکرؓ کے دَور خلافت میں اور دوسری بار حضرت عمرؓ کے دَور خلافت میں ہوئی۔ بہرحال اللہ بہتر جانتا ہے۔ فتح دمشق کی تفصیلات انشاء اللہ آئندہ بیان ہوں گی۔

۞۞۞

قرآن کریم میں ہستی باری تعالیٰ

(قسط سوم)

اطہر احمد شمیم استاد جامعہ احمدیہ قادیان)

اللہ کے قبضۂ قدرت میں تمام بادشاہت ہے

تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرُ ۞ الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ ۞ (الملك 3-2)

بس ایک وہی برکت والا ثابت ہوا جس کے قبضہء قدرت میں تمام بادشاہت ہے اور وہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔ وہی جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تا کہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون عمل کے اعتبار سے بہترین ہے اور وہ کامل غلبہ والا (اور) بہت بخشنے والا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں: بہت برکت والا پاک ذات ہے بابرکت قسمت والا ہے ملک و دولت کا مالک ہے سب چیز پر قادر ہے کسی کے ماتحت نہیں کسی مجلس شوریٰ کے قوانین ماننے پر مجبور نہیں ایسے ممالک کی حکومت کا ماننا ہمارے واسطے ضروری ہے اور مفید ہے انسان ہے کہ وہ طاقت طاقت ور اور بڑے کی بات کو مان لیتا ہے خدا تعالیٰ نے قدرت کو اپنے ہاتھ میں رکھا ہے بڑے بڑے فلاسفر ایک ایک زرہ کی تحقیقات میں بھی حیران رہ جاتے ہیں۔

(حقائق الفرقان جلد 4 صفحہ 156)

اللہ کی پیدائش میں کوئی رخنہ نہیں ہے

الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا مَا تَرٰى فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ۞ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّ هُوَ حَسِیْرٌ ۞ (الملك 5-4)

وہی جس نے سات آسمانوں کو طبقہ در طبقہ پیدا کیا تُو رحمان کی تخلیق میں کوئی تضاد نہیں دیکھتا پس نظر دوڑا کیا تو کوئی رخنہ دیکھ سکتا ہے۔ نظر پھر دوسری مرتبہ دوڑا، تیری طرف نظر ناکام لوٹ آئے گی اور وہ تھکی ہاری ہوگی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں: آسمان کے ذکر میں اس امر کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ انسانی زندگی کے لوازمات کی بہت سی اشیاء آسمان سے وابستہ ہیں آسمان سے پانی آتا ہے تو کھیتی بنتی ہے اور سورج کی دھوپ سے وہ پکتی ہے آسمان سے بارش نہ ہو تو کنوئیں اور دریا ہی خشک ہو جانے لگتے ہیں۔ جن ظاہری ضروریات کے واسطے انسان آسمان کا محتاج ہے تو روحانی فیوض کے واسطے تم کیوں آسمانی وحی والہام کی قدر نہیں کرتے۔

تَفٰوُتٍ :اضطراب کو بھی کہتے ہیں اور اختلاف کو بھی کہتے ہیں۔: اضطراب یہ ہے کہ کوئی چیز کہیں کی کہیں ڈال دی جائے ایسا نہیں ہے اور نہ ہی ایسا اختلاف اور گڑبڑ ہے کہ مثلاً آگ کی خاصیت پانی میں جا پڑے اور پانی کی خاصیت آگ میں جا پڑے۔ تفاوت نقصان کے معنوں میں بھی آتا ہے اللہ تعالیٰ کی حق وحکمت میں کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ انسان کی تحقیقات میں نقصان ہو، ورنہ خدا کے کاموں میں کوئی نقصان نہیں۔

فَارْجِعِ الْبَصَرَ: بار بار چیزوں کو دیکھو تحقیقات کرو نقص نہ پاؤ گے۔ پھر، پھر غور کرو تمہاری آنکھیں دیکھتے دیکھتے تھک جائیں گی مگر کوئی بھی نقص نہ ملے گا۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: ”بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ تمام کائنات

اتفاقاً پیدا ہوگئی اور اتفاقی طور سے مادہ کے ملنے سے یہ سب کچھ کر بن گیا۔ اور سائنس سے ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ ہوسکتا ہے کہ دنیا خود بخود جُڑ کر آپ ہی چلتی جائے اور اس کی کَل پھرانے والا کوئی نہ ہو لیکن ان کا جواب اللہ تعالیٰ ان آیات میں دیتا ہے کہ اتفاقی طور پر جڑنے والی چیزوں میں کبھی ایک سلسلہ اور انتظام نہیں ہوتا بلکہ بے جوڑی ہوتی ہیں۔ مختلف رنگوں سے مل کر تصویر بنتی ہے لیکن کیا اگر مختلف رنگ ایک کاغذ پر پھینک دیں تو اس سے تصویر بن جائے گی۔ اینٹوں سے مکان بنتا ہے۔ لیکن کیا اینٹیں ایک دوسرے پر پھینک دینے سے مکان بن جائے گا؟ بفرض محال اگر یہ مان لیا جائے کہ بعض واقعات اتفاقاً بھی ہوجاتے ہیں لیکن نظام عالم کو دیکھ کر کبھی کوئی انسان نہیں کہہ سکتا کہ یہ سب کچھ آپ ہی ہوگیا۔ مانا کہ خود بخود مادہ پیدا ہوگیا، مانا کہ خود بخود ہی مادہ سے زمین پیدا ہوگئی۔ اور یہ بھی مان لیا کہ اتفاقاً ہی انسان بھی پیدا ہوگیا، لیکن تم انسان کی خلقت پر نظر تو کرو کہ کیا ایسی کامل پیدائش کبھی خود بخود ہوسکتی ہے؟ عام طور سے دنیا میں ایک صفت کی خوبی سے اس کے صنّاع کا پتہ لگتا ہے۔ ایک عمدہ تصویر کو دیکھ کر فوراً خیال ہوتا ہے کہ کسی بڑے مصور نے بنائی ہے۔ ایک عمدہ تحریر کو دیکھ کر سمجھا جاتا ہے کہ کسی بڑے کاتب نے لکھی ہے اور جس قدر ربط بڑھتا جائے اسی قدر اس کے بنانے یا لکھنے والے کی خوبی اور بڑائی ذہن نشین ہوتی جاتی ہے۔ پھر کیونکر تصور کیا جاسکتا ہے کہ ایسی منظم دنیا خود بخود اور یونہی پیدا ہوگئی!'' (دس دلائل ہستی باری تعالیٰ صفحہ نمبر 16-15)

خدا ہماری بات کو سنتا اور جواب دیتا ہے

وَ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَ لْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ○ (البقرۃ 187)

اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبّیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں۔

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ يَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَ يَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ (النمل 63)

یا (پھر) وہ کون ہے جو بے قرار کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ اسے پکارے اور تکلیف دور کر دیتا ہے اور تمہیں زمین کے وارث بناتا ہے کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور) معبود ہے بہت کم ہے جو تم نصیحت پکڑتے ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

یعنی جب میرے بندے میرے بارے میں پوچھیں کہ وہ کہاں ہے۔ پس جواب یہ ہے کہ ایسا نزدیک ہوں کہ مجھ سے زیادہ کوئی نزدیک نہیں جو شخص مجھ پر ایمان لا کر مجھے پکارتا ہے تو مَیں اس کا جواب دیتا ہوں۔ ہر ایک چیز کی کَل میرے ہاتھ میں ہے اور میرا علم سب پر محیط ہے۔ مَیں ہی ہوں جو زمین و آسمان کو اٹھا رہا ہوں۔ مَیں ہی ہوں جو تمہیں خشکی تری میں اُٹھا رہا ہوں۔ (نسیم دعوت صفحہ 85-84)

خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں ایک جگہ اپنی شناخت کی یہ علامت ٹھہرائی ہے کہ تمہارا خدا وہ خدا ہے جو بے قراروں کی دُعا سُنتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ پھر جبکہ خدا تعالیٰ نے دُعا کی قبولیت کو اپنی ہستی کی علامت ٹھہرائی ہے تو پھر کس طرح کوئی عقل اور حیا والا گمان کر سکتا ہے کہ دُعا کرنے پر کوئی آثار صریحہ اجابت کے مترتب نہیں ہوتے اور محض ایک رسمی امر ہے جس میں کچھ بھی روحانیت نہیں؟ میرے خیال میں ہے کہ ایسی بے ادبی کوئی سچے ایمان والا ہرگز نہیں کرے گا جبکہ اللہ جلّ شانہٗ فرماتا ہے کہ جس طرح زمین و آسمان کی صفت پر غور کرنے سے سچا خدا پہچانا جاتا ہے اسی طرح دُعا کی قبولیت کو دیکھنے سے خدا تعالیٰ پر یقین آتا ہے۔ پھر اگر دُعا میں کوئی رُوحانیت نہیں اور حقیقی اور واقعی طور پر دُعا پر کوئی نمایاں فیض نازل نہیں ہوتا تو کیونکر دُعا خدا تعالیٰ کی شناخت کا ایسا ذریعہ ہوسکتی ہے جیسا کہ زمین و آسمان کے اجرام و اجسام ذریعہ ہیں؟ بلکہ قرآن شریف سے تو معلوم ہوتا ہے کہ نہایت اعلیٰ ذریعہ خدا شناسی کا دُعا ہی ہے۔

(ایّام الصلح صفحہ 30)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں: یعنی جب میرے بندے میرے بارے میں پوچھیں کہ وہ کہاں ہے بس جواب یہ ہے کہ ایسا نزدیک ہوں کہ مجھ سے زیادہ کوئی نزدیک نہیں جو شخص مجھ پر ایمان لا کر مجھے پکارتا

ہے تو میں اس کا جواب دیتا ہوں۔
فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي: فرمایا ہے یعنی جس قدر تم میرے فرمابردار ہوتے جاؤ گے ایمان میں ترقی کرتے جاؤ گے اس قدر میں دعائیں قبول کروں گا۔ (حقائق الفرقان جلد 1 صفحہ 308-307)

''کون ہے جو بیچارہ کی آواز سنتا ہے جب وہ اسے پکارتا ہے اور اس کے دکھوں کو دور کرتا ہے اور تمہیں زمین پر دوسروں کے جانشین بناتا ہے۔ بتاؤ کوئی اور اللہ کے ساتھ ہے تم نصیحت کو بہت کم مقبول کرتے ہو'' (حقائق الفرقان جلد 3 صفحہ 298)

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:
''اب اگر کوئی شخص کہے کہ کیونکر معلوم ہو کہ وہ خدا سنتا ہے۔ کیوں نہ کہا جائے کہ اتفاقاً بعض دعا کرنے والے کے کام ہو جاتے ہیں۔ جیسے بعض کے نہیں بھی ہوتے اگر سب دعائیں قبول ہو جاتیں تب تو کچھ بات بھی تھی لیکن بعض کے قبول ہونے سے کیونکر معلوم ہو کہ اتفاق نہ تھا بلکہ کسی ہستی نے انہیں قبول کرلیا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ دعا کی قبولیت اپنے ساتھ ایک نشان رکھتی ہے۔ چنانچہ ہمارے آقا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے ثبوتِ باری کی دلیل میں یہ پیش کیا تھا کہ چند بیمار جو خطرناک طور سے بیمار ہوں چُنے جائیں اور قرعہ سے بانٹ لئے جائیں اور ایک گروہ کا ڈاکٹر علاج کریں اور ایک طرف میں اپنے حصہ والوں کے لئے دعا کروں۔ پھر دیکھو کہ کس کے بیمار اچھے ہوتے ہیں۔ اب اِس طریق امتحان میں کیا شک ہوسکتا ہے چنانچہ ایک سگ گزیدہ جسے دیوانگی ہوگئی تھی اور جس کے علاج سے کسولی کے ڈاکٹروں نے قطعاً انکار کر دیا تھا اور لکھ دیا تھا کہ اس کا کوئی علاج نہیں۔ اس کے لئے آپ نے دعا کی اور وہ اچھا ہو گیا۔ حالانکہ دیوانہ کتّے کے کٹے ہوئے دیوانے ہو کر کبھی اچھے نہیں ہوتے۔ پس دعاؤں کی قبولیت اس بات کا ثبوت ہے کہ کوئی ایسی ہستی موجود ہے جو انہیں قبول کرتی ہے اور دعاؤں کی قبولیت کسی خاص زمانہ سے تعلق نہیں رکھتی بلکہ ہر زمانہ میں اس کے نمونے دیکھے جاسکتے ہیں۔ جیسے پہلے زمانہ میں دعائیں قبول ہوتی تھیں ویسی ہی اب بھی ہوتی ہیں۔'' (دس دلائل ہستی باری تعالیٰ صفحہ نمبر 21)

فرماتا ہے میرے قریب ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ اجیب دعوۃ الداع اذا دعان جب کوئی شخص کامل تڑپ اور سوز و گداز کے ساتھ مجھ سے دعا کرتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کر لیتا ہوں۔... اگر میں بعید ہوتا تو میں اس کی سجدے کی آہستہ آواز کو بھی کیسے سن سکتا اور اگر میں بعید ہوتا تو اس کی گوشہ تنہائی میں بیٹھے ہوئے ہاتھ اٹھا کر یا قیام کی صورت میں آہستہ آواز والی دعا کیسے سن لیتا۔ میرا اس دعا کو سن لینا بتاتا ہے کہ میں اس کے قریب ہوں۔... انی قریب کہہ کر ایک اور لطیف مضمون کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے اور وہ یہ کہ اگر میں تمہیں نظر نہیں آتا تو یہ نہ سمجھ لینا کہ میں تم سے دور ہوں میں تو تمہارے بالکل قریب ہوں اور اسی وجہ سے تمہیں نظر نہیں آتا کیونکہ صرف وہی چیز تمہیں نظر نہیں آتی جو زیادہ دور ہو بلکہ وہ چیز بھی نظر نہیں آتی جو زیادہ قریب ہو۔ (سورۃ البقرہ آیت 187) (تفسیر کبیر جلد 2 صفحہ 399، 403)

اضطرار پر وہ حالت دلالت کیا کرتی ہے جب چاروں طرف کوئی پناہ کی جگہ انسان کو نظر نہ آتی ہو اور ایک طرف نظر آتی ہو گویا اضطرار کی نہ صرف یہ علامت ہے کہ چاروں طرف آگ نظر آتی ہوں بلکہ یہ بھی علامت ہے کہ ایک طرف امن نظر آتا اور انسان کہہ سکتا ہوں کہ وہاں آگ نہیں ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہی دعا خدا تعالیٰ کے حضور قبول کی جاتی ہے جس میں بندہ اس رنگ میں اس کے سامنے حاضر ہوتا ہے کہ اسے یقین کامل ہوتا ہے کہ سوائے خدا کے میرے لیے اور کوئی پناہ کی جگہ نہیں ہے۔

انسان جس قدر ہیں وہ تو کسی نہ کسی ضرورت میں کام آسکتے ہیں کوئی ایک قسم کے مضطر کے کام آسکتا ہے کوئی دوسرے قسم کے مضطر کے کام آسکتا ہے۔ مگر ہر قسم کے مضطرین کی ضرورتیں پورا کرنے والی خدا کی ذات ہوتی ہے اور انسان کے اضطرار کی ہزاروں حالتیں ہوتی ہیں بھلا ان حالتوں میں کوئی بندہ کسی کے کب کام آسکتا ہے۔... جنگل میں وہ تنہا جا رہا ہوتا ہے کہ شیر چیتا یا بھیڑیا اس کے سامنے آجاتا ہے ایسی حالت میں وہاں اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے جو کام آتی ہے کوئی انسان کام نہیں آسکتا۔ تو جب تک انسان کے اندر یہ یقین پیدا نہ ہو کہ ہر قسم کے اضطرار کی حالت میں اللہ تعالیٰ ہی کام آتا ہے اس وقت تک وہ مضطر نہیں کہلا

سکتا۔ مگر بہر حال جب وہ مضطر ہونے کی حالت میں اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے تو خدا اس کے پاس دوڑتے ہوئے آجاتا ہے اور اس کی ہر تکلیف اور مصیبت کو دور کر دیتا ہے۔

(سورۃ النمل آیت 63) (تفسیر کبیر جلد 7 صفحہ 419-418)

اللہ کی ہستی مجاہدہ سے حاصل ہوتی ہے

وَ الَّذِیۡنَ جَاہَدُوۡا فِیۡنَا لَنَہۡدِیَنَّہُمۡ سُبُلَنَا ؕ وَ اِنَّ اللّٰہَ لَمَعَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ○(العنکبوت 70)

اور وہ لوگ جو ہمارے بارہ میں کوشش کرتے ہیں ہم ضرور انہیں اپنی راہوں کی طرف ہدایت دیں گے اور یقیناً اللہ احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

یٰۤاَیُّہَا الۡاِنۡسَانُ اِنَّکَ کَادِحٌ اِلٰی رَبِّکَ کَدۡحًا فَمُلٰقِیۡہِ ○(الانشقاق 7)

اے انسان! تجھے ضرور اپنے ربّ کی طرف سخت مشقّت کرنے والا بننا ہوگا پس (بہر حال) تُو اُسے رُوبرو ملنے والا ہے۔

ان آیات میں یہ بتایا ہے کہ محض یہ کہہ دینا کہ اللہ نہیں ہے اور اس کی ہستی سے انکار کر بیٹھنا اور یہ کہنا کہ اگر اللہ کی ہستی ہے تو وہ ہمیں نظر کیوں نہیں آتی، یہ سب بے کار کی باتیں ہیں بلکہ جیسے کسی چھوٹی سے چھوٹی شے کو بھی حاصل کرنے کیلئے مجاہدہ کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح اللہ کی ہستی بھی مجاہدہ سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ منکرین میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے جس نے مجاہدہ کے بعد اللہ کی ہستی سے انکار کیا ہو۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

پس جس طرح ہماری دنیوی زندگی میں صریح نظر آتا ہے کہ ہمارے ہر ایک فعل کے لئے ایک ضروری نتیجہ ہے اور وہ نتیجہ خدا تعالیٰ کا فعل ہے۔ ایسا ہی دین کے متعلق بھی یہی قانون ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ ان دو مثالوں میں صاف فرماتا ہے۔ وَالَّذِیۡنَ جَاہَدُوۡا فِیۡنَا لَنَہۡدِیَنَّہُمۡ سُبُلَنَا۔ فَلَمَّا زَاغُوۡۤا اَزَاغَ اللّٰہُ قُلُوۡبَہُمۡ یعنی جو لوگ اس فعل کو بجالائے کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کی جستجو میں پوری پوری کوشش کی تو اس فعل کیلئے لازمی طور پر ہمارا یہ فعل ہوگا کہ ہم انکو اپنی راہ دکھاویں گے اور جن لوگوں نے کجی اختیار کی اور سیدھی راہ پر چلنا نہ چاہا تو ہمارا فعل اسکی نسبت یہ ہوگا کہ ہم ان کے دلوں کو کج کر دیں گے

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ 75)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں:

جو لوگ ہم میں ہو کر مجاہدہ کرتے ہیں ہم ان پر اپنی راہیں یقیناً یقیناً کھول دیتے ہیں۔ یہ بالکل سچی بات ہے مولیٰ کریم تو اس وقت ہر متنفّس کو یہ حقائق اور صداقتیں دکھا دیتا ہے جب وہ خدا تعالیٰ میں ہو کر کسی صداقت کے پانے کے لئے اضطراب ظاہر کرتا اور اس کے لیے سچّی تلاش کرتا ہے۔ (حقائق الفرقان جلد 3 صفحہ 346)

’’کدح کے معنی کسی چیز میں نہایت مشقت کے ساتھ کوشش کرنے کے ہیں حدیث شریف میں ہے کہ لَیْسُوْا عِبَادَ اللّٰہِ بِمُتَنَعِّمِیْنَ خدا کے بندے تن آسان وتن پرور نہیں ہوتے اور خاص کر خدا کی رضا کو پا لینا اور اس سے ملاقات کرنا دشوار گزار گھاٹیوں سے گزرے بغیر ممکن نہیں۔ اِنّ سِلْعَۃَ اللّٰہِ لَغَالٍ خدا کا سودا مہنگا ہے اس زمانہ کی دشواریوں کا ذکر مختصر احادیث شریف میں ابن ماجہ باب شدت الزمان میں یوں فرمایا ہے۔ لَا یَزْدَادُ الْأَمْرُ إِلَّا شِدَّۃً وَلَا الدُّنْیَا إِلَّا إِدْبَارًا وَلَا النَّاسُ إِلَّا شُحًّا ...وَلَا الْمَھْدِیُّ إِلَّا عِیسَی ابْنُ مَرْیَمَ (ابن ماجہ کتاب الفتن باب شدت الزمان)‘‘ (حقائق الفرقان جلد 4 صفحہ 349-348)

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

’’...وہ شخص جو خدا تعالیٰ کا منکر ہو اُسے تو ضرور خیال کر لینا چاہیے کہ اگر خدا ہے تو اس کے لئے بہت مشکل ہوگی۔ پس اس خیال سے اگر سچائی دریافت کرنے کی اس کے دل میں تڑپ ہو تو اسے چاہیے کہ گڑگڑا کر اور بہت زور لگا کر وہ اس رنگ میں دعا کرے کہ اے خدا! اگر تو ہے اور جس طرح تیرے ماننے والے کہتے ہیں تو غیر محدود طاقتوں والا ہے تو مجھ پر رحم کر اور مجھے اپنی طرف ہدایت کر اور میرے دل میں بھی یقین اور ایمان ڈال دے تاکہ میں محروم نہ رہ جاؤں۔ اگر اس طرح سچے دل سے کوئی شخص دعا کرے گا اور کم سے کم چالیس دن تک اس پر عمل کرے گا تو خواہ اس کی پیدائش کسی مذہب میں ہوئی ہو وہ کسی ملک کا باشندہ ہو رب العالمین ضرور اس کی ہدایت کرے گا اور وہ جلد دیکھ لے گا کہ اللہ تعالیٰ ایسے رنگ میں اس پر اپنا وجود ثابت کر دے گا کہ

اس کے دل کی شک وشبہ کی نجاست بالکل دور ہوجائے گی۔ اور یہ تو ظاہر ہے کہ اس طریق فیصلہ میں کسی قسم کا دھوکہ نہیں ہوسکتا۔ پس سچائی کے طالبوں کے لئے اس پر عمل کرنا کیا مشکل ہے؟''

(دس دلائل ہستی باری تعالیٰ صفحہ نمبر 27-26)

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کے رستے کا ملنا معمولی بات نہیں ہوتی اس غرض کے لئے انسان کو اتنی محنت کرنی پڑتی ہے کہ اس کی ہڈیوں تک اثر پہنچ جاتا ہے۔

جب تک انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کے متعلق یہ ربط پیدا نہ ہو یہ غم پیدا نہ ہو یہ عشق اور محبت پیدا نہ ہو اس وقت تک ملاقی ہی کا مقام اسے میسر نہیں آسکتا باقی نماز پڑھ لینا یا روزے رکھ کر یہ سمجھ لینا کہ میں نے بڑی مشقت برداشت کر لی ہے ایسی باتیں نہیں ہیں جو کدحٌ میں شامل ہوں۔...میں نے اپنی جماعت میں خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کو اسی غرض کے لئے قائم کیا ہے کہ وہ محنت کریں اور مشقت طلب کاموں کی اپنے اندر عادت پیدا کریں۔

(سورۃ الانشقاق آیت 7) (تفسیر کبیر جلد 8 صفحہ 336)

اسلام کا خدا جو رب العالمین ہے اس نے اپنی محبت کے دروازے دنیا کے تمام انسانوں کے لئے کھول رکھے ہیں پس ان کے لئے بھی مایوسی کی کوئی وجہ نہیں اگر ان کے دلوں میں سچائی کی تڑپ پائی جاتی ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ اگر اس دنیا کا کوئی پیدا کرنے والا ہے تو انہیں بھی اس کا پتہ لگ جائے اور وہ بھی شکوک وشبہات سے رہائی حاصل کرسکیں تو اس کا طریق یہ ہے کہ وہ سچے دل سے دعائیں کریں کہ اے خدا اگر تو ہے اور جس طرح تیرے ماننے والے کہتے ہیں تو غیر محدود طاقتوں کا مالک ہے تو تو ہم پر رحم فرما اور ہمیں بھی اپنی طرف ہدایت دے اور ہمارے دل میں بھی یقین اور ایمان ڈال دے تا کہ ہم تیری محبت سے محروم نہ رہیں اور تیرے وجود کے قائل ہوجائیں۔

(سورۃ العنکبوت آیت 70) (تفسیر کبیر جلد 7 صفحہ 692)

صرف اللہ کی ذات ہی باقی رہنے والی ہے

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَ الْاِكْرَامِ ۝

(الرحمن 28-27)

ہر چیز جو اس پر ہے فانی ہے۔ مگر تیرے ربّ کا جاہ وحشم باقی رہے گا جو صاحبِ جلال و اِکرام ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

یعنی ہر ایک چیز معرضِ زوال میں ہے اور جو باقی رہنے والا ہے وہ خدا ہے جو جلال والا اور بزرگی والا ہے۔ اب دیکھو کہ اگر ہم فرض کرلیں کہ ایسا ہو کہ زمین ذرہ ذرہ ہوجائے اور اجرام فلکی بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں اور ان پر معدوم کرنے والی ایک ایسی ہوا چلے جو تمام نشان ان چیزوں کے مٹا دے۔ مگر پھر بھی عقل اس بات کو مانتی اور قبول کرتی ہے۔ بلکہ صحیح کانشنس اس کو ضروری سمجھتا ہے کہ اس تمام نیستی کے بعد بھی ایک چیز باقی رہ جائے جس پر فنا طاری نہ ہو اور تبدل اور تغیر کو قبول نہ کرے اور اپنی پہلی حالت پر باقی رہے۔ پس وہ وہی خدا ہے جو تمام فانی صورتوں کو ظہور میں لایا اور خود فنا کی دست برد سے محفوظ رہا۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ 57-56)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں:

''بقاء صرف ذات الٰہی کے واسطے ہے۔...خدا کی توجہ جس شے میں ہے وہ رہ جائے گی۔ باقی سب فنا۔''(حقائق الفرقان جلد 4 صفحہ 42)

صرف وہی عبادت کا مستحق ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ (الفاتحۃ 5-2)

تمام حمد اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔ بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ جزا سزا کے دن کا مالک ہے۔ تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے ہم مدد چاہتے ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

چھٹی صداقت جو سورۃ فاتحہ میں مندرج ہے اِیَّا کَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّا کَ نَسۡتَعِیۡنُ ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ اے صاحب صفاتِ کاملہ اور مبدء فیوض اربعہ ہم تیری ہی پرستش کرتے ہیں اور پرستش وغیرہ ضرورتوں اور حاجتوں میں مدد بھی تجھ سے ہی چاہتے ہیں یعنی خالصاً معبود ہمارا تو ہی ہے اور تیرے تک پہنچنے کے لئے کوئی اَور دیوتا ہم اپنا ذریعہ قرار

نہیں دیتے نہ کسی انسان کو نہ کسی بت کو نہ اپنی عقل اور علم کو کچھ حقیقت سمجھتے ہیں اور ہر بات میں تیری ذات قادر مطلق سے مدد چاہتے ہیں۔ یہ صداقت بھی ہمارے مخالفین کی نظر سے چھپی ہوئی ہے چنانچہ ظاہر ہے کہ بت پرست لوگ بجز ذات واحد خدائے تعالیٰ کے اَور اَور چیزوں کی پرستش کرتے ہیں اور آریہ سماج والے اپنی روحانی طاقتوں کو غیر مخلوق سمجھ کر ان کے زور سے مکتی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ برہمو سماج والے الہام کی روشنی سے مونہہ پھیر کر اپنی عقل کو ایک دیوی قرار دے بیٹھے ہیں جو کہ ان کے زعم باطل میں خدا تک پہنچانے میں اختیار کلّی رکھتی ہے اور سب الٰہی اسرار پرؔ محیط اور مُتصرّف ہے۔''

(براہین احمدیہ صفحہ 539-538 حاشیہ نمبر 11)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں:

اِیَّاکَ نَعۡبُدُ خصوصیت کے ساتھ ایسی ہی ذات پاک ہر ایک قسم کی عظمت اور پرستش کے قابل ہے۔ اے مولیٰ ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور چونکہ اس عالم کے ایک ایک ذرّہ پر تیری ربوبیت کام کر رہی ہے اور تو ہی مرتبۂ کمال تک پہنچانے والا ہے اس لیے وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ہم تجھ سے ہی استعانت یعنی مدد اور دستگیری طلب کرتے ہیں۔ (حقائق الفرقان جلد 1 صفحہ 16-15)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

الحمد للہ سے لے کر مالک یوم الدین تک کی عبارت سے یوں ظاہر ہوتا ہے کہ گویا خدا تعالیٰ بندہ کی نظر سے اوجھل ہے اور وہ اس کی تعریف کر رہا ہے لیکن ایّاک نعبد سے یکدم خدا تعالیٰ کو مخاطب کر لیا گیا ہے۔ بعض نادانوں نے اس پر اعتراض کیا ہے کہ یہ حسن کلام کے خلاف ہے۔ حالانکہ یہ حسن کلام کے خلاف نہیں بلکہ حسن کلام کی ایک اعلیٰ مثال ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات وراء الوراء ہے۔ وہ بندہ کو نظر نہیں آتی۔ اس کی صفات کے ذریعہ سے وہ اسے شناخت کرتا ہے اور اس کے ذکر کے ذریعہ سے وہ اس کے قریب ہوتا ہے یہاں تک کہ اس کے دل کی آنکھیں اسے دیکھ لیتی ہیں۔ ان آیات میں سلوک کے اس نکتہ کو بیان کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ رب العالمین الرحمان رحیم مالک یوم الدین کی صفات پر جب انسان غور کرتا ہے تو اس کی آنکھیں کھل جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی محبت شدید طور پر اس کے دل میں پیدا ہو جاتی ہے وہ روحانی طور پر اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مشرف اور اس کی محبت سے مغلوب ہو کر بے اختیار چلا اٹھتا ہے کہ اے رب میں تیری ہی عبادت کرتا ہوں اور تجھ ہی سے مدد مانگتا ہوں۔

(تفسیر کبیر جلد 1 صفحہ 28)

آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اللہ کو سجدہ کرتی ہے

وَ لِلّٰہِ یَسۡجُدُ مَنۡ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ طَوۡعًا وَّ کَرۡہًا وَّ ظِلٰلُہُمۡ بِالۡغُدُوِّ وَ الۡاٰصَالِ ﴿۱۶﴾ قُلۡ مَنۡ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ قُلِ اللّٰہُ ؕ قُلۡ اَفَاتَّخَذۡتُمۡ مِّنۡ دُوۡنِہٖۤ اَوۡلِیَآءَ لَا یَمۡلِکُوۡنَ لِاَنۡفُسِہِمۡ نَفۡعًا وَّ لَا ضَرًّا ؕ قُلۡ ہَلۡ یَسۡتَوِی الۡاَعۡمٰی وَ الۡبَصِیۡرُ ۬ۙ اَمۡ ہَلۡ تَسۡتَوِی الظُّلُمٰتُ وَ النُّوۡرُ ۬ۚ اَمۡ جَعَلُوۡا لِلّٰہِ شُرَکَآءَ خَلَقُوۡا کَخَلۡقِہٖ فَتَشَابَہَ الۡخَلۡقُ عَلَیۡہِمۡ ؕ قُلِ اللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیۡءٍ وَّ ہُوَ الۡوَاحِدُ الۡقَہَّارُ ﴿۱۷﴾ (الرعد 17-16)

اور اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں خواہ مرضی سے کریں خواہ مجبوری سے، اور ان کے سائے بھی صبح کو بھی اور شاموں (کے اوقات) میں بھی۔ تو پوچھ آسمانوں اور زمین کا ربّ کون ہے (اور) کہہ دے کہ اللہ ہی ہے تُو کہہ دے کیا پھر تم اس کے سوا ایسے دوست پکڑ بیٹھے ہو جو خود اپنے لئے بھی نہ نفع کی اور نہ نقصان کی کچھ قدرت رکھتے ہیں تو پوچھ کیا اندھا اور دیکھنے والا برابر ہو سکتے ہیں اور اندھیرے اور روشنی ایک جیسے ہو سکتے ہیں یا کیا انہوں نے اللہ کے سوا ایسے شرکاء بنا رکھے ہیں جنہوں نے اس کی تخلیق کی طرح تخلیق کی ہے پس ان پر تخلیق مشتبہ ہو گئی تُو کہہ دے کہ اللہ ہی ہر چیز کا خالق ہے اور وہ یکتا (اور) صاحبِ جبروت ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

... سو غیر مخلوق اور روحوں کو خدا اپنے ماتحت نہیں کر سکتا کیونکہ جو چیزیں اپنی ذات میں قدیم اور غیر مصنوع ہیں وہ بالضرورت اپنی ذات میں واجب الوجود ہیں اس لئے کہ اپنے تحقیق وجود میں دوسری کسی علت کے محتاج نہیں اور اسی کا نام واجب ہے جس کو فارسی میں خدا یعنے خود آئندہ کہتے ہیں۔ پس جب ارواح مثل ذات باری تعالیٰ کے خدا اور واجب الوجود ٹھہرے۔ تو ان کا باریؔ تعالیٰ کے ماتحت

رہنا عند العقل محال اور ممتنع ہوا۔ کیونکہ ایک واجب الوجود دوسرے واجب الوجود کے ماتحت نہیں ہوسکتا اس سے دور یا تسلسل لازم آتا ہے۔ لیکن حال واقعہ جو مسلم فریقین ہے یہ ہے کہ سب ارواح خدائے تعالیٰ کے ماتحت ہیں کوئی اس کے قبضۂ قدرت سے باہر نہیں۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ وہ سب حادث اور مخلوق ہیں کوئی ان میں سے خدا اور واجب الوجود نہیں اور یہی مطلب تھا۔

(پرانی تحریریں صفحہ 6)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں:

ایک آریہ کے اس سوال کے جواب میں کہ یہ عالم کس نے بنایا تحریر فرمایا قرآن کریم نے اس سوال کے جواب پر سینکڑوں دلائل دیے ہیں اور بطور نمونہ بعض دلائل کا ذکر فرماتے ہوئے دلیل لمّی کا ذکر فرمایا ہے۔ فرمایا ہے اللہ خالق کل شی وھو الواحد القھار۔ اللہ ہر ایک چیز کا خالق ہے اور اس دعویٰ کی یہ دلیل دی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں بے ہمتا اپنی صفات میں یکتا اور افعال میں وہ لیس کمثلہ ہے۔ اور یہ تمام معانی الواحد کے ہیں۔ جب یہ لفظ اللہ تعالیٰ کی نسبت بولا جاوے اور وہ سب پر حکمران اور متصرف ہے اور سب کو اپنے ماتحت رکھتا ہے اور یہ معنی القھار کے ہیں۔ جب حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ پر اس کا اطلاق ہو۔ (حقائق الفرقان جلد 2 صفحہ 416)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

اس آیت میں یہ بتایا ہے کہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کے قانون کی پابندی کر رہی ہے خوشی سے یا ناپسندیدگی سے۔ مومن، کافر، مشرک اور دہریہ تک سب قانون قدرت کی فرمابرداری میں لگے ہوئے ہیں۔ زبان چکھنے پر مجبور ہے اور کان سننے پر یعنی جو آواز کان میں پڑے گی وہ اس کو سنے گا۔ جو چیز زبان پر رکھی جائے گی وہ اس کو چکھے گی۔ اس حد تک اطاعت کرھاً ہے۔ مگر پھر اس میں ایک حصہ طوعاً بھی شامل ہوجاتا ہے۔ مثلاً بھوک پر کھانا کھانا۔ بظاہر یہ اپنی مرضی سے کھاتا ہے۔ ایسا ہی عمدہ نظارے دیکھنا یا سیر کرنا۔ مگر دراصل یہ بھی خدا کے قانون کو ہی پورا کرتا ہے۔ گویا قانون قدرت میں بھی ایک حصہ کی اطاعت طوعاً ہے اور دوسرے حصہ کی کرھاً۔ مقصد یہ کہ گو بظاہر انسان آزاد نظر آتا ہے لیکن غور سے دیکھنے پر اس کے ہر فعل میں ایک جبر بھی نظر آتا ہے جو کسی بالا ہستی کے دخل پر دلالت کرتا ہے۔...یہاں عجب خدا کی قدرت ہے کہ جتنے لوگوں کو دنیا میں خدا بنایا ان کی زندگی دکھ اور تکلیف میں ہی گزری ہے۔...واحد کا لفظ جس کے معنی پہلے کے ہیں یہ نام ابتدائی نقطہ پر دلالت کرتا ہے کیونکہ وہ دوسرے تیسرے کے وجود کی طرف اشارہ کرتا ہے اور اس سے یہ بتایا جاتا ہے کہ وہ منبع ہے ساری مخلوق کا۔ باوجودیکہ کوئی مخلوق کمالات میں اس کی مشابہ نہیں اور اس کی ذات تمام دنیا سے مستغنی ہے۔ پھر بھی ہر چیز اس کی طرف راہنمائی کرتی ہے جس طرح دوسرے اور تیسرے کا وجود لازمی طور پر پہلے کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔...القھار میں یہ بتایا ہے کہ ایسا ہوسکتا ہے کہ کوئی چیز پیدا ہو کر پیدا کرنے والے کے قبضہ سے نکل جائے... ہر چیز اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے اور اسی کے محتاج ہے۔

(تفسیر کبیر جلد 3 صفحہ 403-402)

(دوسری قسط ماہِ ستمبر 2022/ اگلی قسط ماہِ نومبر 2022 میں انشاء اللہ)

❁❁❁

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی حصول تقویٰ کے متعلق واقفین اور مربیان سے اعلیٰ توقعات

(ناشط احمد متعلم جامعہ احمدیہ قادیان)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (آل عمران: 105)

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ۚ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ (التوبہ: 122)

ترجمہ: اور چاہئے کہ تم میں سے ایک جماعت ہو وہ بھلائی کی طرف بلاتے رہیں اور نیکی کی تعلیم دیں اور بدیوں سے روکیں اور یہی ہیں وہ جو کامیاب ہونے والے ہیں مومنوں کے لئے ممکن نہیں کہ وہ تمام کے تمام اکٹھے نکل کھڑے ہوں۔ پس ایسا کیوں نہیں ہوتا کہ ان ہر فرقے میں سے ایک گروہ نکل کھڑا ہوتا کہ وہ دین کا فہم حاصل کریں اور اپنی قوم کو خبردار کریں جب ان کی طرف واپس لوٹیں تا کہ شاید وہ ہلاکت سے بچ جائیں۔ ان آیات میں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے گروہ کا ذکر فرمایا ہے جو دین کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کرتے ہیں تا کہ نیکیوں کو قائم کریں، برائیوں سے روکیں اور تبلیغ اسلام میں اپنی زندگی گزاریں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں دین کی خاطر زندگی وقف کرنے کا نظام کسی نہ کسی شکل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانے سے ہی قائم ہے اور خلافتِ ثانیہ میں اس میں ایک باقاعدگی پیدا ہوئی اور آج حضرت خلیفۃ المسیح کے زیرِ سایہ یہ وقفِ زندگی کا نظام جاری و ساری ہے۔ وقف کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے بنیادی چیز تقویٰ ہے جس کے بارے میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات پیش ہیں:

مقصد تو ہمارا ایک ہے کہ افراد جماعت کی تعلیم و تربیت، نظام جماعت کا احترام قائم کرنا، خلافت سے وابستگی پیدا کرنا اور توحید کا قیام کرنا۔ اسلام کی حقیقی تعلیم کو دنیا میں پھیلانا۔ اس میں حدود اور اختیارات کا کیا سوال ہے۔ آپس میں ایک ہو کر کام کرنا چاہئے۔ اور اس بارے میں اللہ تعالیٰ کے اس بنیادی ارشاد کو سامنے رکھنا چاہئے کہ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى (المائدۃ:3)۔ یعنی نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرو۔ ہر ایک جانتا ہے کہ جماعت کی خدمت چاہے وہ کسی رنگ میں بھی کرنے کی توفیق مل رہی ہو اس سے بڑی اور کوئی نیکی نہیں ہے اور خدمت کے بجالانے کے لئے تقویٰ بھی ضروری ہے۔ جماعت کی خدمت میں تو تقویٰ ہی ہے جو حقیقی اور مقبول خدمت کی توفیق دے سکتا ہے۔ یہ کام تو ہے ہی اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے اس کی رضا حاصل کرنے کا۔ پس مربیان کے لئے بھی اور عہدیداران کے لئے بھی جو حدود قائم کی گئی ہیں وہ نیکی کا حصول اور تقویٰ پر چلنا ہے تا کہ جہاں آپس میں محبت اور اخوّت کے رشتے قائم ہوں وہاں جماعت کی علمی اور روحانی ترقی میں بھی دونوں اپنا اپنا کردار ادا کر رہے ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دفعہ فرمایا کہ: ”تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى کا مطلب ہے کمزور بھائیوں کا بار اٹھاؤ۔ عملی، ایمانی اور مالی کمزوریوں میں بھی شریک ہو جاؤ۔ بدنی

کمزوریوں کا بھی علاج کرو'' اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب جماعت کے افراد کا درد رکھتے ہوئے جماعتی عہدیدار بھی اور مربیان بھی مل جل کر کام کریں۔ عملی کمزوریوں یا ایمانی کمزوریوں میں شریک ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ خود بھی ویسے ہو جاؤ۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ عملی اور ایمانی کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے جو صدر جماعت اور عہدیداروں کا دائرہ ہے وہ اس کے مطابق کرے اور جو مربیان کا دینی علم میں بہتر ہونے اور تربیت کے لئے خلیفۂ وقت کا نمائندہ ہونے کی حیثیت سے کام ہے وہ اسے بجالائے۔

نیکی اور تقویٰ کے ساتھ ایک دوسرے سے برتاؤ کی وجہ سے افراد جماعت کے سامنے نیک نمونے قائم ہوں گے جو افراد جماعت کی علمی اور روحانی ترقی کے لئے ضروری ہیں۔

کیونکہ مربی کے ذمہ جماعت کی تربیت کی ذمہ داری ہے اور جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اس کا دینی علم بھی زیادہ ہے یا عموماً ہوتا ہے اور ہونا چاہئے اور اسے دینی علم کو بڑھاتے بھی رہنا چاہئے اور روحانیت کو بڑھاتے رہنے کی بھی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ اس لئے اس کے تقویٰ کا معیار عام لوگوں سے زیادہ ہونا چاہئے۔ جب اس بات کو مربیان سمجھ لیں گے اور اس کے مطابق عمل کریں گے تو عہدیداروں اور افراد جماعت کے درمیان خود بخود مربیان کا ایک مقام بن جائے گا۔

واقفین نَو نوجوانوں کو اور میدان عمل میں نوجوان مربیان کو بھی مَیں یہ کہنا چاہوں گا کہ دنیا چاہے آپ کے مقام کو سمجھے یا نہ سمجھے۔ کوئی صدر، امیر یا عہدیدار بلکہ کوئی فرد جماعت بھی آپ کی عزت اور احترام کرے یا نہ کرے آپ نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ قربانی کرنے کا جو عہد کیا ہے اسے نیک نیتی سے نبھاتے رہیں۔ آپ کی نظر اس بات پر ہو کہ پہلے میرے ماں باپ نے پیدائش سے پہلے مجھے وقف کیا اور پھر جوانی میں قدم رکھ کر مَیں نے اپنے وقف کی تجدید کی اس لئے میں نے دنیا کی طرف نہیں دیکھنا بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف دیکھنا ہے اور خدا تعالیٰ کی جماعت کی ضرورت کو دیکھنا ہے۔ اس لئے میں جامعہ میں جانے کے لئے اپنے آپ کو پیش کروں گا۔ اور جب مربی بن گئے تو پھر ہر معاملے میں خدا تعالیٰ کے آگے ہی جھکنا ہے اور لوگوں کے رویّوں کی کچھ پرواہ نہیں کرنی۔ یعنی انسان تو ویسے ہی ہمیشہ خدا تعالیٰ کے آگے ہی جھکتا ہے اور جھکنا چاہئے لیکن یہاں مراد یہ ہے کہ پھر یہ نہیں دیکھنا کہ عہدیدار کیا کہہ رہے ہیں۔ اگر کوئی شکوے اور ایسی باتیں پیدا بھی ہو جائیں تب بھی بجائے بندوں سے اظہار کرنے کے خدا تعالیٰ کے آگے جھکنا ہے۔ لوگوں کے رویّوں کی پرواہ نہیں کرنی۔

(خطبہ جمعہ مورخہ ۱۰ مارچ ۲۰۱۷)

پس ہمارے واقفِ زندگی اور خاص طور پر وہ جو دین سیکھ کر اپنی زندگیاں وقف کرنا چاہتے ہیں۔ یا واقفینِ نو جو دنیا کے مختلف جامعات میں پڑھ رہے ہیں، انہیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دین سکھایا ہے وہ سیکھنا ہے۔ اور آپؐ نے کیا دین سکھایا؟ آپ نے ہمارے سامنے جو دین پیش کیا اور جس کا نمونہ قائم فرمایا اس کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ بیان ہمارے لئے راہِ عمل ہے کہ کَانَ خُلُقُہٗ اَلْقُرْاٰن کہ آپ کا خُلق قرآن تھا۔ (مسند احمد بن حنبل) آپ کا دین قرآنِ کریم کے ہر حکم کو سمجھ کر اس پر عمل کرنا اور اسے پھیلانا تھا۔

پس آپ ﷺ کے اسوہ پر چلنے کا تو ہر مومن کو حکم ہے لیکن وہ لوگ جو تَفَقُّہ فِی الدِّیْن کرنے والے ہیں، جو دین کو سمجھنے اور سیکھنے کا دعویٰ کرنے والے ہیں، جو عام مومنین سے بڑھ کر خیر کی طرف بلانے والے ہیں، جن سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ دوسروں کی نسبت بہت زیادہ نیکیوں کا حکم دینے والے اور برائیوں سے روکنے والے ہیں ان کو کس قدر اس اُسوہ پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ پس جو واقفینِ زندگی ہیں ان کو اپنا اپنا جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ اگر ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ قرآن ایک مکمل شرعی کتاب ہے تو پھر تَفَقُّہ فِی الدِّیْن کرنے والے اس بات کے سب سے زیادہ ذمہ دار ہیں کہ اپنی زندگیوں کو اس تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں تا کہ اپنی ذمہ داریاں صحیح طور پر ادا کر سکیں۔ اپنے نمونے قائم کر کے خدا تعالیٰ کی طرف بلانے والے ہوں۔ احسن رنگ میں تبلیغ اور تربیت کا فریضہ سرانجام دینے والے ہوں۔

ایک مبلغ اور مربی کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے۔ مدرسہ احمدیہ کے اِجراء کے وقت آپ نے فرمایا کہ ”یہ مدرسہ اشاعتِ اسلام کا ایک ذریعہ بنے اور اس سے ایسے عالم اور زندگی وقف کرنے والے لڑکے نکلیں جو دنیا کی نوکریوں اور مقاصد کو چھوڑ کر خدمتِ دین کو اختیار کریں، جو عربی اور دینیات میں توغل رکھتے ہوں“۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 618 جدید ایڈیشن) یعنی علوم حاصل کرنے اور سمجھنے کی ان میں ایک لگن ہو۔

(خطبہ جمعہ مورخہ ۲۲ اکتوبر ۲۰۱۰)

اسی تسلسل میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:
پس ہمیں بہت غور کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو مومن کی تعریف فرمائی ہے کہ یَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَ یَنۡہَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡکَرِ وَ یُسَارِعُوۡنَ فِی الۡخَیۡرٰتِ (آل عمران: 115)۔ اس کی حقیقی تصویر ہم تبھی بن سکتے ہیں، حقیقی مومن ہونے والے ہم تبھی کہلا سکتے ہیں جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق ہیں، ہم آپ کی نصائح اور ارشادات پر عمل کرنے والے ہوں۔ آپ کو جو ہمارے سے توقعات ہیں اُن پر پورا اُترنے کی کوشش کرنے والے ہوں۔ اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اگر ہم آپ کی باتوں پر پوری طرح توجہ کر کے اُن پر عمل کرنے کی کوشش نہیں کرتے تو ہم حقیقی متبع نہیں کہلا سکتے، اتباع کرنے والے نہیں کہلا سکتے۔

اس زمانے میں ایک بہت بڑا کام جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد ہوا ہے، وہ اسلام کا پیغام ساری دنیا کو دینا ہے اور یہی آپ کے ماننے والوں کا کام ہے۔ لیکن اس کے لئے ہمیں اپنے آپ کو نمونہ بنانے کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے کہ اپنی حالتوں کو پہلے ایسا کرو کہ دوسروں پر اثر ڈال سکیں تبھی تمہارا اثر پڑے گا۔ (خطبہ جمعہ مورخہ جنوری ۲۰۱۲)
آپ نے واضح فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے فضل کو حاصل کرنے کے لئے کامل ایمان لانا اور اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس کی عملی مثال ایسی ہی ہے جیسے زبان سے صرف شیرینی یا مصری کہہ دینا یا میٹھا میٹھا کہنے سے منہ میٹھا نہیں ہوجاتا جب تک میٹھا کھایا نہ جائے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی محبت اور توحید کا زبانی اقرار فائدہ نہیں دے گا جب تک عملی حصہ نہ ہو اور عملی حصہ اسی وقت ثابت ہوگا جب دنیا کو مقدم کرنے کا بوجھ اتار کر دین کو مقدم کروگے۔ آپ نے فرمایا کہ ہماری جماعت خدا کو خوش کرنا چاہتی ہے تو پھر دین کو مقدم کرو۔ اگر خدا کو خوش کرنا ہے تو دین کو مقدم کرو۔ دین تمہاری ترجیح ہونی چاہئے۔ آپ نے انذار فرمایا کہ اگر تمہارے اندر وفاداری اور اخلاص نہیں ہے تو تم جھوٹے ہو اور ایسی صورت میں دشمن سے پہلے وہ ہلاک ہوگا جس میں وفاداری نہیں ہے۔ فرمایا کہ خدا تعالیٰ فریب نہیں کھا سکتا۔ اس کو دھوکہ نہیں دیا جاسکتا۔ اور نہ کوئی اسے فریب دے سکتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ تم سچا اخلاص اور صدق پیدا کرو۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 3 صفحہ 188 تا190)

درجہ ثانیہ کے ایک طالب علم کو ان الفاظ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ نصیحت لکھ کر دی کہ:
”کبھی اپنے خدا سے بے وفائی نہ کرنا اور اس کے دین کی اشاعت کے لئے جو عہد زمانے کے امام کے ہاتھ پر کیا ہے اسے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے پورا کرنے کی کوشش کرتے رہنا۔“

پس اے میرے پیارے بھائیو! اَلْاِمَامُ جُنَّۃٌ امام ڈھال ہے یُقَاتَلُ مِنۡ وَّرَائِہٖ وَیُتَّقٰی بِہٖ (صحیح مسلم کتاب ۳۳ حدیث ۴۷۷۲) اس کے پیچھے رہ کر لڑا جاتا ہے اور بچا جاتا ہے۔ اگر آج ہمیں دنیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا لہرانا ہے تو خلیفہ وقت سے چمٹنے اور آپ کی کامل اطاعت کرنی ہوگی۔ آپ کے تمام ارشادات پر اپنی تمام تر صلاحیتوں سے عمل کرنا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں تقویٰ کی راہوں پر چلتے ہوئے خلیفہ وقت کے ارشادات پر عمل کرنے والا بنائے۔ تاکہ ہم حقیقی متقی بن جائیں۔ آمین

مسلمانو! بناؤ تام تقویٰ کہاں ایمان اگر ہے خام تقویٰ
یہ دولت تو نے مجھ کو اے خدا دی فسبحان الذی اخزی الاعادی

Abdul Hai 9916334734

AL-MASROOR

Electrical Work and Publicity

All Types of Function
Lighting Work
Mic Speaker System
&
Electrical Work

Hyderabad Road, Hossali Cross
Opp Parivar Gas Agency, Yadgir-585202

M.OMER . 7829780232
ZAHED . 6363220415

AL-BADAR

STEEL & ROLLING SHUTTERS

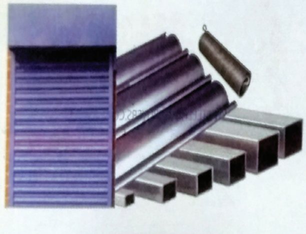

ALL KINDS OF IRON STEEL
- SHUTTER PATTI. GUIDE BOTTOM.
- ROUND RODS, SQUARE RODS.
- ROUND PIPE , SQUARE PIPES.
- BEARINGS, FLATS.
- SPRINGS, ANGLES.

Shop No.1-1-185/30A OPP.KALLUR RICE MILL .
HATTIKUNI ROAD YADGIR

Love For All
Hatred For None

Mob. : 9387473243
9387473240
0495 2483119

SUBAIDA

Traders

Madura bazar, Cheruvannoor, Calicut

Dealers in Teak, Rubwood & Rose Wood Furniture

Our sister concerns : Subaida timbers, feroke - 2483119
Subaida traders, Madura Bazar, Cheruvannoor
National furniture, Thana, Kannur, 0497-2767143

Mubarak Ahmad
9036285316
9449214164

Feroz Ahmad
8050185504
8197649300

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

MUBARAK

TENT HOUSE & PUBLICITY

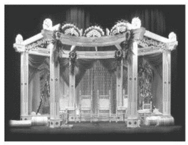

CHAKKARKATTA, YADGIR - 585202, KARNATAKA

Prop : Mohammed Yahiya Ateeq
Cell : 9886671843

ಐ ಮೊಬೈಲ್ಸ್

I MOBILES

Authorised Service centre of

LAVA itel TECNO Mobile INTEX XOLO the next level Infinix The future is Now! spice

1st Floor Kallur Complex, Gandhi Chowk Yadgir - 585201.

Prop. Asif Mustafa

CARE SERVICING & GARAGE
CARE TRAVELLING

Servicing of all type of vehicles
(2, 3 & 4 Wheelers)

RAMSAR CHOWK, BHAGALPUR-2

* Washing * Polish * Greasing * Chasis Paint

Contact for : Car Booking for Marriage & Travailing.
(Tata Victa A.C., Scorpio Grand, Bolero and
all types of Vehicle available)
Mob. : 9431422476, 9973370403

سالانہ مرکزی اجتماع میں
شمولیت کی اہمیت و برکات

(گیانی مبشر احمد خادم)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ [119] یعنی اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو صادقوں کی صحبت اختیار کرنے کا حکم دیا ہے اس ارشادِ ربانی کے تحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے افراد کو جلسہ سالانہ اور ذیلی تنظیمات کے اجتماعات کے موقع پر خصوصی طور پر صحبتِ صالحین اختیار کرنے اور ذکر الٰہی کی ان مجالس میں شامل ہو کر عبادات اور دعاؤں کے ذریعہ اپنی تربیت اور اصلاح کرتے ہوئے ان مجالس کی روحانی برکات اور فیوض سے اپنی جھولیاں بھرنے کا بہترین موقع میسّر آتا ہے۔

ابتدائی دور میں جو اجتماعات منعقد ہوتے تھے اُن کا ایمان افروز تذکرہ کرتے ہوئے سیدنا خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں کہ:

”اس طرح شروع میں جب اجتماع ہوا تو تمہیں پتہ ہے کہ اس اجتماع کے موقع پر خدام کو جو کھانا دیا گیا تھا وہ کہاں پکایا گیا تھا۔ وہ کھانا قادیان میں ہر احمدی گھرانے میں پکایا گیا تھا۔ ہمیں یہ خیال آیا کہ ہر ایک خادم کو گھر جا کر کھانا کھانے کی اجازت دے دی گئی تو بہت سارا وقت ضائع ہو جائے گا۔ ہمیں اس وقت کو بچانا چاہئے اور ہمیں مقام اجتماع میں ہی رہنا چاہئے تب ہم نے قادیان میں اعلان کر دیا کہ ہر گھر جس کے ایک یا دو خدام اجتماع میں شرکت کے لئے آئے ہوئے ہیں وہ دو افراد خاندان کی بجائے چار افراد خاندان کا کھانا بھیجے۔ اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہزاروں گھروں میں سے ہزاروں کھانے برتنوں میں کیسے لائے جائیں اِس لئے یہ طریق اختیار کیا گیا کہ قادیان میں اعلان کر دیا گیا کہ مثلاً جمعہ کی شام کو ہر گھر مونگ کی دال پکائے گا۔ چنانچہ اطفال والنٹیر گھر گھر جاتے تھے اور گھر والے چارکس مونگ کی دال بالٹی میں ڈال دیتے تھے۔ اب دیکھو ہر گھر میں مونگ کی دال پکی ہوئی تھی اور پھر مختلف گھروں میں اس پکی ہوئی دال کی مختلف شکلیں ہوتی تھی۔ کہیں گاڑھی دال پکی ہوئی کہیں ذرا پتلی، کہیں کچی ہوتی اور کہیں پکی ہوئی۔ یہ سارا ملغوبہ بن کر وہاں آجاتا تھا اور اس کے ساتھ روٹیاں آجاتی تھی اور ہم اسے آپس میں تقسیم کر لیتے تھے۔ آپ کو اس وقت ہنسی آرہی ہے مگر ہمیں اس وقت ایسی دال کھانے میں بڑا لطف آتا تھا۔“

(مشعل راہ جلد دوم صفحہ 25 تا 26)

پیارے خدام بھائیوں!! سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے مندرجہ بالا اقتباس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اجتماعات کے آغاز میں وسائل کی کمی کے باوجود خدام محض للہ انتہائی اخلاص و وفا کے ساتھ اجتماعات میں شامل ہوتے تھے۔

اجتماعات کی شمولیت کی اہمیت و برکات کا تذکرہ کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں کہ: ”خدام و انصار کے اجتماعات میں شرکت کی کمی کا رجحان قابل تشویش ہے۔ ان میں شامل ہونے

والوں کے اندر نئے ولولے نئی امنگیں جاگتیں ہیں اور جماعت پر ان کا اعتقاد اور ایمان بہت بڑھ جاتا ہے اور ان اجتماعات میں شامل ہونے والے بہت سے خاموش فیصلے کرتے ہیں۔ ہر اجتماع اور جلسہ سے جب مہمان واپس جاتے ہیں تو ان کے خطوں سے ان کے فیصلوں کا مجھے علم ہوتا ہے جو اب کے دل خاموشی سے دوران اجتماع کرتے ہیں اور پھر یہ فیصلے ان کی کایا پلٹ دیتے ہیں۔'' (مشعل راہ جلد سوم صفحہ 393

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ذیلی تنظیموں کے اجتماعات کے مقاصد وفوائد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ''ان اجتماعوں کے منعقد کرنے کا مقصد یہی ہے کہ افراد جماعت کے کانوں میں نیکی کی باتیں مسلسل پہنچتی رہیں۔ ابھی دو مہینے پہلے ہی آپ کا جلسہ سالانہ ختم ہوا ہے اس میں بھی بہت سے علمی اور تربیتی خطاب ہوئے جو بہت سے سننے والوں کے لئے فائدہ کا باعث بنے ہوں گے۔ بہت سے خدام کو بھی ان تقاریر کو سننے اور پروگراموں میں شامل ہونے کے بعد اپنی اصلاح کی توفیق ملی ہوگی، اس طرف توجہ پیدا ہوئی ہوگی۔ لیکن جب جماعت کی مختلف ذیلی تنظیمیں اپنے اجتماعات منعقد کرتی ہیں تو اس میں قدرتی طور پر خاص طور پر توجہ پیدا ہوتی ہے۔ لجنہ کو اپنی انفرادیت کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ انصار کو اپنی اہمیت کا احساس ہوتا ہے۔ خدام کو اپنی اہمیت کا احساس ہو رہا ہوتا ہے، اور وہ یہ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ ہم بھی جماعت کا ایک اہم حصہ ہیں۔ جس نے اپنے علیحدہ پروگرام بنا کر (عمر اور مزاج کے لحاظ سے پروگرام تشکیل دئے جاتے ہیں) ان پروگراموں سے فائدہ آٹھاتے ہوئے جماعت کا ایک فعّال حصہ بننا ہے۔ اطفال الاحمدیہ میں اپنی ایک انفرادیت اور اہمیت کا احساس ہوتا ہے اور ہونا چاہئے۔ کیونکہ جب تک کسی قوم کے ہر طبقے کو اور ہر فرد کو اپنی اہمیت کا احساس نہ ہو جائے کہ ہم جماعت کا ایک حصہ ہیں جس کے ساتھ جماعت کی ساکھ اور ترقی وابستہ ہے اس وقت تک وہ ترقی کی روح نہیں پیدا ہوتی۔ ترقی کی روح تب ہی پیدا ہوتی ہے جب قوم کے ہر طبقے میں یہ احساس ہو جائے کہ ہماری ایک اہمیت ہے پھر قومیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی کی منازل طے کرتی چلی جاتی ہیں۔ وہ ترقی کی منازل طے کرتی چلے جانے والی قومیں ہوتی ہیں۔

اس لئے حضرت مصلح موعودؓ نے جنہوں نے جماعت کی تمام ذیلی تنظیموں کی بنیاد ڈالی تھی وہ فرمایا کرتے تھے کہ جس جماعت کی ذیلی تنظیمیں بھی فعّال ہوں اور جماعتی نظام بھی فعّال ہوں اس جماعت کی ترقی کی رفتار کئی گنا ہو جاتی ہے۔''

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ سوم صفحہ 493 تا 495)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا اقتباس سے اجتماعات کے مقاصد وفوائد روز روشن کی طرح عیاں ہیں اور اس اقتباس سے ہم بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ہمارے اجتماعات کوئی دنیاوی میلے نہیں بلکہ یہ اجتماعات خالصتاً دینی اور روحانی اغراض کے حصول کے لئے منعقد کئے جاتے ہیں۔

جیسا کہ خاکسار نے اپنے مضمون کے شروع میں اس بات کا ذکر کیا ہے کہ ہمارے اجتماعات صحبت صالحین کے حصول کا بہترین ذریعہ ہیں صحبت صالحین کے تعلق سے حدیث شریف میں آتا ہے کہ: '' حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ نیک ساتھی اور بُرے ساتھی کی مثال اُن دو شخصوں کی طرح ہے جن میں سے ایک کستوری اُٹھائے ہوئے ہو اور دوسرا بھٹی جھونکنے والا ہو۔ کستوری اُٹھانے والا تجھے مفت خوشبو دے گا یا تو اُس سے خریدے گا ورنہ کم از کم تو اس کی خوشبو اور مہک سونگھ ہی لے گا اور بھٹی جھونکنے والا تیرے کپڑوں کو جلادے گا یا اِس کا بدبودار دھواں تجھے تنگ کرے گا۔''

(مسلم کتاب البر وصلہ)

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ صحبت صالحین کی برکات کے متعلق فرماتے ہیں کہ: '' صحبت میں بڑا شرف ہے۔ اسکی تاثیر کچھ نہ کچھ فائدہ پہنچا ہی دیتی ہے۔ کسی کے پاس اگر خوشبو ہو تو پاس والے کو بھی پہنچ جاتی ہے اس طرح پر صادقوں کی صحبت ایک روح صدق کی نفخ کر دیتی ہے۔''

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ)

پیارے خدّام بھائیوں!! ہم ہندوستان کے خدّام کی یہ خوش قسمتی ہے کہ ہمارا سالانہ ملکی اجتماع مرکز قادیان میں منعقد ہوتا ہے جہاں

ہم ملکی اجتماع میں شامل ہوکر بے شمار برکات سے اپنی جھولیاں بھرتے ہیں وہیں دوسری طرف مرکز قادیان دار الامان میں آکر مقامات مقدسہ کی زیارت کرتے ہیں اور ان مقامات میں دعائیں کرنے مسجد مبارک و اقصیٰ میں نماز باجماعت ادا کرنے بیت الدعا میں اسلام کی ترقی کے لئے دعائیں کرنے مزار مبارک سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ پر جاکر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا سلام حضرت امام مہدیؑ تک پہنچانے کا موقع ملتا ہے۔ دیگر مقاماتِ مقدسہ میں نوافل ادا کرنے اور ذکر الٰہی کرنے کا قیمتی موقع میسّر آتا ہے یہ بھی ملکی مرکزی اجتماع میں شمولیت کی برکات ہیں۔ اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ قادیان دارالامان کے متعلق فرماتے ہیں: ’’خدا نے اس ویرانے کو یعنی قادیان کو مجمع الدیار بنادیا کہ ہر ایک ملک کے لوگ آکر جمع ہوتے ہیں۔‘‘

(براہین احمدیہ حصّہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 95)

اسی طرح ایک اور مقام پر آپؑ فرماتے ہیں کہ:۔’’ ایک دن آنے والا ہے کہ قادیان سورج کی طرح چمک کر دکھلادے گی کہ وہ ایک سچّے کا مقام ہے۔‘‘

(دافع البلاء روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 231)

حضرت میاں محمد عبد اللہ صاحب سنوریؓ صحابی سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے قادیان آنے پر اپنی کیفیت کا اظہار کچھ اس طرح فرمایا: ’’میں قادیان آتا ہوں۔۔۔۔۔یہاں وقتاً فوقتاً یکلخت مجھ پر بعض آیات قرآنی کے معانی کھولے جاتے ہیں اور میں اس طرح محسوس کرتا ہوں کہ گویا میرے دل پر معانی کی ایک پوٹلی بندھی ہوئی گرادی جاتی ہے حضرت صاحبؑ نے فرمایا کہ ہمیں قرآن شریف کے معارف دے کر ہی مبعوث کیا گیا ہے اور اس کی خدمت ہمارا فرض مقدر کی گئی ہے۔ پس ہماری صحبت کا یہی فائدہ ہونا چاہئے۔‘‘

(سیرۃ المہدی حصّہ اوّل صفحہ 101)

حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہیدؓ نے ایک موقع پر فرمایا کہ: ’’قادیان شریف میں وُہی آرام سے رہتا ہے جو درود شریف بہت پڑھتا ہے اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے اہل بیت سے محبت رکھتا ہے۔ مسجد مبارک میں مکہ اور مدینہ کی برکتیں نازل کی گئی ہیں۔‘‘

(الفضل جولائی 2003ء صفحہ 11)

پیارے خدام بھائیو!! مندرجہ بالا حوالہ جات سے بخوبی اس بات کا اندازہ ہو جاتا ہے کہ مرکز احمدیت قادیان دارالامان کی کس قدر اہمیت ہے اور اِس طرح قادیان میں آکر محض للہ وقت گزارنا کس قدر حصولِ برکات کا باعث ہے۔ پس خصوصًا ملکی مرکزی اجتماع کہ موقع پر قادیان دارالامان میں آکر زیادہ سے زیادہ وقت دعاؤں اور ذکر الٰہی میں گزارنا چاہئے۔

آخر میں خاکسار سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک روح پرور اقتباس کو درج کرتا ہے جس میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجتماعات میں شمولیت کی اصل غرض بیان فرمائی ہے۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:

’’تو ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لیئے ٹریننگ کے لیئے سال میں تین دن جماعت کے افراد اکھٹے ہوتے ہیں اور سوائے کسی اشّد مجبوری کے اِس میں شامل ہونے کی کوشش کریں... کیونکہ ٹریننگ بھی بہت ضروری چیز ہے اسکے بغیر تو تربیت پر زوال آنا شروع ہوجاتا ہے تربیت کم ہونی شروع ہوجاتی ہے کمی آنی شروع ہوجاتی ہے دیکھ لیں دنیا میں بھی اپنے ماحول میں نظر ڈالیں تو فیلڈ میں ترقی کے لیئے کوئی نہ کوئی تعلیم مکمل کرنے کے بعد ٹریننگ لینے کے بعد ریفریشر کورس بھی ہو رہے ہوتے ہیں سیمینار وغیرہ بھی ہو رہے ہوتے ہیں تاکہ جو علم حاصل کیا اسے مضبوط کیا جائے مزید اضافہ کیا جائے ٹریننگ کے لیئے کمپنیاں اپنے ملازمین کو دوسری جگاہوں پر بھجواتی ہیں ملک کی فوجیں سال میں ایک دفعہ عارضی جنگ کے ماحول پیدا کر کے اپنے نوجوانوں کی ٹریننگ کرتی ہیں یہ اصول ہر جگہ چلتا ہے تو دین کے معاملہ میں بھی چلنا چاہیئے اِس لیئے اپنی دینی حالت کو سنوارنے کے لیئے جلسوں پر ضرور آئیں اِس سے روحانیت میں بھی اضافہ ہوگا اور دوسرے متفرق فوائد حاصل ہوں گے۔‘‘(مشعل راہ جلد پنجم حصّہ دوم صفحہ 252 تا 253)

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سب کو اجتماعات کی اہمیت کو اپنے پیشِ نظر رکھتے ہوئے ان روحانی اجتماعات میں شامل ہو کر روحانی برکات اور فیوض سے اپنی جھولیاں بھرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

❁❁❁

Love For All Hatred For None

Nasir Shah (Prop.)
Gangtok, Sikkim

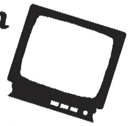

Watch Sales & Service
All kind of Electronics
Export & Import Goods &
V.C.D. and C.D. Players
are available here

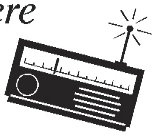

Near Ahmadiyya Muslim Mission
Gangtok, Sikkim
Ph.: 03592-226107, 281920

Prop. **Mahmood Hussain** Cell : 9900130241

MAHMOOD HUSSAIN
Electrical Works

Generator & Motor Rewinding Works
Generator Sales & Service
All Generators & Demolishing Hammer Available On Hire

Near Huttikuni Cross, Market Road, YADGIR

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ (البقرہ:255)

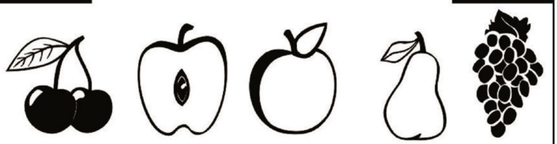

AHMAD FRUIT AGENCY
Commission & Forwarding Agents :
Asnoor, Kulgam (Kashmir)

Hqrt. Dar Fruit Co.
Kulgam
B.O. Ahmad Fruits

Mobiles : 9622584733,7006066375,9797024310

NAVNEET JEWELLERS

Ph.: 01872-220489 (S)
220233, 220847 (R)

CUSTOMER'S SATISFACTION IS OUR MOTTO

FOR EVERY KIND OF
GOLD & SILVER ORNAMENTS

(All kinds of rings & "Alaisallah" rings also sold here)

Navneet Seth, Rajiv Seth
Main Bazzar Qadian

حصول تقویٰ کے ذرائع

حضرت مسیح موعودؑ اور خلفائے کرام کے ارشادات کی روشنی میں

(خلیق احمد خان متعلم جامعہ احمدیہ قادیان)

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے
یہی اک فخر شانِ اولیاء ہے
بجز تقویٰ زیادت ان میں کیا ہے

ہم جب کتب سماوی کا مطالعہ کرتے ہیں اور ان پر طائرانہ نظر ڈالتے ہیں تو ہمارے سامنے یہ بات منکشف ہوجاتی ہے کہ تمام مذاہب کا لبّ لباب اور ان کی پیروی کا علّت العلل عرفانِ الٰہی کا حصول ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ

وما خلقت الجنّ والانس الّا لیعبدون (الذاریات:۵۷) کہ انسانی پیدائش کی عظیم الشّان مقصد اللہ تعالیٰ کو پہچاننا اور اسکا کماحقہ عبادات بجالانا ہے۔ لیکن سوال یہ ہیکہ اس مقصود حیات یعنی عرفانِ الٰہی اور عبادات الٰہی کیلئے ہمیں کیا کرنا ہوگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ وتقواللہ ویعلّمکم اللہ (البقرہ: ۲۸۳) یعنی اللہ کا تقوی اختیار کرو اور اسی تقوی کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ تمہیں اس تک پہنچنے کی راہ سکھلائے گا۔ اپنی شناخت کروائے گا۔ اور اسکی عبادات کے طریق بھی اس کے انبیاء و مرسلین تمہیں سکھلائیں گے اور اس عرفانِ الٰہی کے حصول کیلئے تقوی اللہ شرط ہے۔

حصول تقوی کے ذرائع بتانے سے پہلے خاکسار آپ کے سامنے تقوی کے معنی پیش کرنا چاہتا ہے۔ تقوی کا لفظ اتقا سے نکلا ہے جس کے معنی مخافت اللہ والعمل بطاعتہ کے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور ہر کام میں اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کرنا (المنجد)

پس تقوی یہ ہے کہ انسان اپنے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا کرے اور اس کی اطاعت ہر وقت اس کے مدنظر رہے اور نہ صرف یہ کہ نفس کو ہر قسم کے گناہوں سے بچائے بلکہ خود گناہوں کے قریب تک بھی نہ جائے۔ تقوی کسی ایک نیک بات یا پاک اعتقاد یا صالح عمل کا نام نہیں بلکہ تمام اعمال کی کیفیت کا نام ہے، تمام نیک اقوال کی کیفیت کا نام ہے، تمام پاکیزہ اعتقادات جو رکھے جاتے ہیں ان کی کیفیت کا نام ہے۔ اس کا تعلق ہر قول اور ہر اعتقاد اور ہر فعل کے ساتھ ہے جو صالح ہو، نیک ہو اور پاک ہو۔ پس تمام برائیوں سے اس لیے بچنا اور تمام نیکیوں کو اس لیے اختیار کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل ہو اس کی رضا حاصل ہو۔ اسی کا نام تقویٰ ہے۔

اب خاکسار اپنے عنوان کی طرف آتے ہوئے حصول تقوی کے ذرائع کے متعلق چند باتیں عرض کرنا چاہتا ہے سب سے پہلی بات تو ہمیں یہ یاد رکھنی چاہیے کہ تقوی بھی ہر دوسری چیز کی طرح محض اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی حاصل ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ سورۃ الفتح کی آیت ۲۷ میں فرماتا ہے ”والزمھم کلمۃ التقوی“ یعنی کہ تقوی کے طریق پر

ان کے قدم کو خود اس نے مضبوط کر دیا ہے۔ انسان صرف اپنی کوشش سے اور اپنی جد وجہد سے تقوی کی راہوں پر مضبوطی سے قدم نہیں مار سکتا جب تک کہ خدا تعالی کا فضل شامل حال نہ ہو۔

رنگِ تقویٰ سے کوئی رنگت نہیں ہے خوب تر
ہے یہی ایماں کا زیور ہے یہی دیں کا سنگھار

تقوی اور رضائے الٰہی حاصل کرنے کا ایک ذریعہ حضرت مسیح موعودؑ نے یہ بتایا ہے کہ غضب سے بچو اور عاجزی اختیار کرو۔

چنانچہ آپ فرماتے ہیں

''اہل تقوی کے لیے یہ شرط تھی کہ وہ غربت اور مسکینی میں اپنی زندگی بسر کرے یہ ایک تقوی کی شاخ ہے جس کے ذریعہ ہمیں غضب ناجائز کا مقابلہ کرنا ہے۔ بڑے بڑے عارف اور صدیقوں کے لئے آخری کڑی منزل غضب سے ہی بچنا ہے۔ عجب و پندار غضب سے پیدا ہوتا ہے۔ اور ایسا ہی کبھی خود غضب عجب و پندار کا نتیجہ ہوتا ہے کیونکہ غضب اس وقت ہو گا جب انسان اپنے نفس کو دوسرے پر ترجیح دیتا ہے۔''

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۸ صفحہ ۴۹)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی تصنیف لطیف کشتی نوح میں فرماتے ہیں کہ تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے۔ اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا۔ سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔

اسی طرح حضرت اقدس علیہ السلام نے تقوی کے مختلف پہلوؤں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: تقوی کے دو درجے ہیں۔ بدیوں سے بچنا اور نیکیوں میں سرگرم ہونا۔

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۲۵۱)

ایک اور جگہ فرمایا کہ۔

تقوی اس کا نام نہیں کہ (انسان) موٹی موٹی بدیوں سے پرہیز کرے بلکہ باریک در باریک بدیوں سے بچتا رہے

(ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۲۵۱)

فرمایا: عجب، خود پسندی، مال حرام سے پرہیز اور بد اخلاقی سے بچنا بھی تقویٰ ہے۔ (ملفوظات جلد ا صفحہ ۸۱)

حضرت اقدس مسیح موعود نے فطرت انسانی اور ہر قسم کے مزاج کا خیال رکھتے ہوئے اپنے منظوم کلام میں بھی حصول تقوی کے ذرائع ہمیں بتا دیے ہیں چنانچہ آپ فرماتے ہیں

وہ دور ہیں خدا سے جو تقوی سے دور ہیں
ہر دم اسیر نخوت وکبر و غرور ہیں
تقوی یہی ہے یارو کہ نخوت کو چھوڑ دو
کبروغرور وبخل کی عادت کو چھوڑ دو
اس بے ثبات گھر کی محبت کو چھوڑ دو
اس یار کے لیے رہ عشرت کو چھوڑ دو
چھوڑو غرور و کبر کہ تقویٰ اسی میں ہے
ہو جاؤ خاک مرضیٔ مولیٰ اسی میں ہے
تقوی کی جڑ خدا کے لئے خاکساری ہے
عفت جو شرط دیں ہے وہ تقوی میں ساری ہے

ان اشعار میں حضور نے ایک ایک کر کے وہ تمام چیزیں ہمیں بتا دیں ہیں کہ جن سے ہم تقوی کو حاصل کرنے والے بن سکتے ہیں یعنی اگر تم تقوی حاصل کرنا چاہتے ہو تو تمہیں نخوت، بخل، کبر، دنیا کی محبت اور عشرت کو چھوڑنا ہو گا اور عاجزی و انکساری اختیار کرنی ہو گی۔

حضرت مسیح موعود کے بعد خدائی وعدہ کے مطابق خلافت علی منہاج نبوت قائم ہوئی اور خدا تعالی نے حضرت حکیم مولانا نورالدین احمد صاحب کو خلافت کا منصب عطا کیا اور آپ حضرت اقدسؑ کے پہلے جانشین ہوئے۔ آپ نے بھی حضور کی قائم کردہ باجماعت کو وقتاً فوقتاً متقی بننے کی تلقین فرمائی اور حصول تقوی کے ذرائع بتائے چنانچہ آپ تقوی کے ایک پہلو بدی سے بچنے کا نسخہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

بدی سے بچنے کا یہ گر ہے کہ انسان علم الٰہی کے مراقبہ کرے سوچے اور فکر کرے۔ اور بار بار اس بات کو دل میں لائے اور اس پر اپنا یقین جمائے کے خدا علیم ہے۔ وہ مجھ کو دیکھ رہا ہے میرے ہر فعل کی اس کو خبر ہے۔ اس طرح ریاضت کرنے سے انسان بدی سے بچ جاتا ہے

(حیات نور صفحہ نمبر ۵۱۸)

پھر ایک جگہ حضور فرماتے ہیں کہ متقی کے لیے ضروری ہے کہ ہر ایک کام جب کرو۔ اٹھتے، بیٹھتے، چلتے، پھرتے، دشمنی میں، دوستی میں عداوت اور محبت میں، مقدمہ ہو یا صلح ہو غرض ہر حالت میں یہ امر خوب ذہن نشین رکھو کہ نہیں معلوم موت کی گھڑی کس وقت آجاوے۔ وہ کون سا وقت ہوگا جب دنیا سے اٹھ جاؤ گے اور اس وقت ماں باپ، بیوی بچے، دوست یار، کنبے کے بڑے بڑے ہمدردی کا دم بھرنے والے انسان، مال، دولت غرض کوئی چیز نہ ہوگی جو اس وقت ساتھ دے سکے اس وقت اگر کوئی چیز ساتھ جاسکے گی تو وہ وہی انسان کا عمل ہوگا خواہ اچھا ہو خواہ برا ہو اور جیسا عمل ہوگا ویسا ہی اس کا پھل ملے گا۔ (خطبات نور صفحہ ۲)

حضور فرماتے ہیں کہ مدت کی بات ہے ایک مرتبہ میرے دل میں ایک گناہ کا ارادہ ہوا یہاں تک کہ میرا نفس شریعت میں اس کے جواب کے لئے حیلے بہانے تلاش کرنے لگا۔ تب میں نے یہ علاج کیا کہ چھوٹی چھوٹی حمائلیں قرآن شریف کی لے کر اپنے سامنے اور ارد گرد ایسے مقام پر لٹکا دیں جہاں کہ جلد جلد میری نظر پڑتی رہے اور اپنی جیبوں میں بھی میں نے رکھ لیں۔ جب اس گناہ کا میرے دل میں خیال پیدا ہوتا تو ان حمائلوں میں سے کسی ایک کو دیکھتا اور کہتا کہ دیکھ تو اس کتاب پر ایمان لایا ہے اور پھر اس قسم کا خیال تیرے دل میں آتا ہے۔ پھر فرمایا کہ ایسا کرنے سے مجھے شرم آجاتی تھی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے وہ خیال میرے دل سے دور کر دیا۔ (حیات نور صفحہ ۵۸۵)

پھر حضرت مصلح موعودؓ اپنی ایک تقریر میں حصول تقویٰ کے ذرائع بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس کا ایک ذریعہ نفس کا محاسبہ ہے یعنی ہر روز تم اپنے کاموں پر ایک تنقیدی نظر کرو اور دیکھو کہ تمہاری حرکت دنیا کی طرف ہے یا دین کی طرف اور آیا کوئی کام اللہ کی نافرمانی کا تو نہیں کیا اور پھر اس کی اصلاح کرو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

یا یھا الذین امنو اتقوا اللہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد وتقو اللہ ان اللہ خبیر بما تعملون (سورۃ الحشر:۱۹)

اے مومنو تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور وہ تقویٰ یوں حاصل ہوگا کہ ہر جان نظر کرتی رہے کہ اس نے کل کے لئے کیا کیا اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اللہ جو کچھ تم کرتے ہو اس سے خبر رکھنے والا ہے۔

جو شخص یہ یقین رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرا نگران حال ہے اور اپنے اعمال پر نظر ثانی کرتا ہے اور دیکھتا رہتا ہے کہ میں نے روز فردا کے لئے کیا تیاری کی ہے وہ متقی بن جاتا ہے۔

دوسرا ذریعہ گناہوں پر پشیمانی یعنی توبہ ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ

التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ

(ابن ماجہ کتاب الزہد باب ذکر التوبہ)

جو شخص اپنے گناہوں پر پشیمانی کا اظہار کرتا ہے وہ ان کے بدنتائج سے محفوظ رہتا ہے اور آئندہ کے لئے نیکی و تقویٰ کے واسطے اپنے آپ کو تیار کرتا ہے اور شیطان کے مزید حملوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ حضرت معاویہؓ کی نماز فجر قضا ہو گئی اس پر ان کو اس قدر پشیمانی ہوئی اور اس قدر وہ خدا کے حضور روئے اور چلائے کہ انہیں ایک نماز کے بدلے دس نمازوں کا ثواب ملا۔ دوسرے روز کسی نے انہیں اٹھایا پوچھا تو کون؟ کہا میں تو شیطان ہوں انہوں نے تعجب کیا کہ نماز کے لئے شیطان بیدار کرے اس نے کہا اگر میں نے نہ اٹھاؤں تو آپ ایک نماز کے بدلے دس نمازوں کا ثواب پائیں غرض تم اپنی کسی لغزش پر اس قدر پشیمانی ظاہر کرو کہ تمہارا شیطان بھی مسلمان ہو جائے۔

تیسرا ذریعہ انسان تمام کاموں میں اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا رہے حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص رات بھر سوچتا رہے اور کہے ابن عمر میرا کام کر دے گا تو خواہ مخواہ میری توجہ اس طرف ہوگی اسی طرح جو انسان اللہ تعالیٰ کو اپنا سہارا ہر امر میں ٹھہراتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر خاص توجہ کرتا ہے اور جس پر اللہ تعالیٰ کی توجہ ہو وہ کیوں فرمابردار نہ بنے گا۔

چوتھا ذریعہ یہ کہ انسان دعاؤں میں لگا رہے جو شخص اپنے اللہ سے دعا کرتا رہے اللہ اسے اپنی رضامندی کی راہ دکھلاتا ہے اور گمراہ ہونے سے بچاتا ہے۔

پانچواں ذریعہ لان شکر تم لازیدنکم (ابراہیم:۸)

سے ظاہر ہے کہ جس نعمت باری تعالیٰ پر ہم شکر کریں گے وہ بڑھ کر دی جائے گی پس انسان اگر کوئی نیکی کرے تو اسے چاہیے کہ بہت بہت

شکر بجالائے تا کہ اور نیکیوں کی توفیق ملے اور وہ متقی بن جائے۔

(انوار العلوم جلد ۳)

پھر جماعت احمدیہ کے تیسرے خلیفہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود کے ارشادات کی روشنی میں حصول تقویٰ کے ذرائع بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

آپؑ ملفوظات میں فرماتے ہیں:

’’متقی بننے کے واسطے یہ ضروری ہے کہ بعد اس کے کہ موٹی باتوں جیسے زنا، چوری، تلفِ حقوق، ریا، عجب، حقارت، بخل، کے ترک میں پکا ہو تو اخلاق رذیلہ سے پرہیز کر کے ان کے بالمقابل اخلاق فاضلہ میں ترقی کرے۔

یعنی متّقی کے لئے یہی کافی نہیں کہ وہ صرف برے اخلاق سے بچے متقی کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن عظیم میں جو اچھے اور نیک اخلاق بیان فرمائے ہیں اور جن کی تفصیل ہمیں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات عالیہ میں ملتی ہے ان اخلاق میں ترقی کرتا چلا جائے چنانچہ اسی تسلسل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

’’لوگوں سے مروت خوش خلقی ہمدردی سے پیش آوے خدا تعالیٰ کے ساتھ سچی وفا اور صدق کے دکھلاوے۔ خدمات کے مقام محمود تلاش کرے۔ ان باتوں سے انسان متقی کہلاتا ہے اور جو لوگ ان باتوں کے جامع ہوتے ہیں وہی اصل متقی ہوتے ہیں یعنی اگر ایک ایک خلق، فرداً فرداً کسی میں ہوں تو اسے متقی نہ کہیں گے۔

مثلاً ایک شخص عام طور پر سچ بولتا ہے۔ لیکن دیانت سے کام نہیں لیتا تو وہ متقی نہیں بلکہ تمام انسانی قویٰ اس کی تمام طاقتوں اور استعدادوں کو موقع اور محل کے مطابق استعمال کرنا یہ تقویٰ ہے اگر کسی شخص میں کوئی ایک خاص خلق فرداً فرداً پایا جاتا ہے تو اسے متقی نہ کہیں گے۔

(خطبات ناصر جلد پنجم صفحہ ۵۴۵، ۵۴۴)

پھر حضور رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تقوی کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی راہ میں کلیتاً فنا ہو جائے۔

چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ اسلام کی اصطلاح میں تقوی کے معنی یہ ہیں کہ انسان اپنے نفس کی اس رنگ میں اور اس طور سے حفاظت کرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول نہ لینے والا ہو بلکہ خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا ہو اُس کا ’کرنا‘ اور اس کا ’ترک کرنا‘ ہر دو اِس بات پر منحصر ہوں کہ آیا اس چیز کے کرنے سے میرا رب راضی ہو گا آیا اس چیز کو ترک کر دینے کے نتیجہ میں اپنے مولا اور اپنے پیدا کرنے والے کی محبت حاصل کرلوں گا اگر اس کا علم اور اگر اس کی فراست اس کو یہ کہے کہ اگر تم نے یہ چیز چھوڑ دی تو تمہارا پیدا کرنے والا تم سے خوش ہو جائے گا اگر تم نے ان باتوں کو اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگے گا تو وہ اسے کرنے لگ جائے گا یا ترک کر دے گا غرض اس اصول کے مطابق وہ بعض چیزوں کو ترک کرتا ہے اور بعض چیزوں کو اختیار کرتا ہے پھر تقویٰ ہی یہ بتاتا ہے کہ نیکی اور بدی کا فیصلہ میرے اختیار میں نہیں بلکہ جو چیز اور جب میرا رب کہے کہ کرو مجھے کرنی چاہیے اور جب اور جس چیز کے متعلق وہ کہے کہ نہ کرو مجھے وہ نہیں کرنی چاہیے۔

(خطبات ناصر جلد اول صفحہ ۵۱۹)

پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ تقوی حاصل کرنے کا ایک ذریعہ درود شریف کو بتاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

میں جماعت کو یہ نصیحت کرنی چاہتا ہوں کہ درود سے بکثرت استفادہ کریں ایک تو اسے سمجھ کر پڑھیں جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے اس کی حکمتوں سے واقف ہوں اور جب درود پڑھا کریں تو اپنے آپ کو کسی نہ کسی قربانی پر آمادہ کیا کریں اس کی تحریض کیا کریں۔ اگر اس طرح آپ درود پڑھیں گے تو حیرت انگیز برکتیں درود کی آپ پر نازل ہونی شروع ہوں گی۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اتنا استفادہ کیا ہے درود شریف سے کہ حیرت ہوتی ہے۔ اس کثرت سے بعض زندگی کے زمانوں میں آپؑ نے درود پڑھا ہے اور اس عزم کے ساتھ کہ جس بنا پر میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج رہا ہوں آپ ﷺ کی عظمت آپ کی قربانیوں میں تھی مجھے بھی ویسے ہی ہونا ہے۔

چنانچہ آپؑ نے رویا میں نظارہ دیکھا کہ فرشتے برکتوں کی مشک لائے ہیں آپ کے لئے اور پھر آپ نے نظارہ دیکھا کہ تربوز کی طرح ایک

پھل ہے جس میں بے انتہا شہد کی طرح شیریں مادہ ہے نہ ختم ہونے والا اور فرشتے جو آپس میں باتیں کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ ہم ڈھونڈتے ہیں وہ کون ہے جس کو سب سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق ہے اور سب سے زیادہ آپ ﷺ پر درود بھیجنے والا ہے؟ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ یہی وہ شخص ہے گویا جو کچھ ملا درود کی برکت سے ملا لیکن خالی منہ سے درود پڑھنے کے نتیجہ میں نہیں بلکہ درود پڑھتے ہوئے اس کی حکمت کو جانتے ہوئے اور اس ارادے کے ساتھ اس درود کے جو تقاضے مجھ پر عائد ہوتے ہیں ان کے لئے تیار ہوں۔

پس جب اس طریق پر آپ درود پڑھتے ہیں تو آپ کے اوپر جہاں ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں وہاں ساتھ ساتھ آپ کے درود کا مقام بھی متعین ہوتا چلا جاتا ہے کہ کس حد تک وہ مقبول ہوگا اور کس حد تک اس کی برکتیں آپ پر نازل ہوں گی پس پڑھنے والے خواہ کروڑوں اور اربوں ہوں ہر ایک کے درود کا اپنا ایک مقام ہے اپنا ایک منتہیٰ ہے اور ایک جیسا اثر نہیں دکھائے گا۔ بعض لوگ وظیفہ پوچھتے ہیں اگر ان کو درود بتایا جائے تو کہتے ہیں کہ ہم ساری رات پڑھتے رہے کئی کئی مہینے پڑھتے رہے کوئی فرق نہیں پڑا اس لئے کہ وہ خالی تھا اپنی ایک ذاتی تمنا کی خاطر پڑھا گیا اور محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کی خاطر نہیں پڑھا گیا اور اگر عشق کی خاطر پڑھا گیا تو اس میں تصور زیادہ پایا جاتا تھا مضمون کی حقیقت کم پائی جاتی تھی اور اگر اس طرح درود پڑھے جائیں گے تو ان کے الگ الگ نتیجے نکلیں گے۔ پس جتنا آپ درود کو اپنی محبت سے بھرتے چلے جائیں گے جتنا آپ درود کو کما کے مضمون کو سامنے لاکر ذاتی قربانیوں کے عزم سے بھرتے چلے جائیں گے اور اگر ہمت نہیں پائیں گے تو ساتھ ہی یہ دعا کریں گے کہ اے خدا ہمیں بھی توفیق عطا فرما کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم۔ آل ابراہیم کو بھی تو تو نے ہی توفیق عطا فرمائی تھی۔ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل کو بھی تو ہی توفیق عطا فرمائے گا۔ پس ہمیں محبت تو بہت ہے لیکن اس محبت کا حق ادا کرنے کی طاقت کم ہے۔ گو ہمیں جوش بھی ہے ولولہ بھی ہے پیار ہے لیکن اس کو عمل میں ڈھالنے کے لئے جو توفیق ملا کرتی ہے وہ تیرے بغیر مل نہیں سکتی تو جب اس طرح جماعت درود پڑھے گی تو اس کے دو فائدے ہوں گے کم سے کم یعنی دو سمتوں میں اس کے دو واضح فائدے مجھے نظر آتے ہیں جو اپنی ذات میں پھر لا متناہی ہیں۔ اول ایک تو یہ کہ انفرادی طور پر جماعت کے ہر شخص کا تقویٰ اور قربانی کا معیار بڑھنا شروع ہو جائے گا اور بظاہر جماعت اتنی بھی رہے تب بھی ہماری مجموعی طاقت میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔

(خطبات عیدین خطبہ عید الاضحیہ ۲۶ اگست ۱۹۸۵ صفحہ ۴۱۳ تا ۴۱۵)

پھر حضور خطبہ عید الفطر ۲۱ فروری ۱۹۹۶ ء کے موقع پر لباس تقویٰ کی تفسیر اور حصول تقویٰ کا ذریعہ، اطاعت رسول بتاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ صحیح مسلم کتاب صلوٰۃ العیدین میں روایت ہے جو حضرت جابر بن عبد اللہ سے ہے کہ:

میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید کی نماز کے دن حاضر ہوا آپ ﷺ نے خطبہ سے قبل نماز پڑھائی۔ پھر نماز سے فارغ ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو تقویٰ کی تاکید فرمائی اور اپنی اطاعت کی رغبت دلائی۔

حضور فرماتے ہیں کہ تقویٰ کی تعلیم دی یہی سب سے بڑی عید ہے عید میں جو باتیں رنگ بھرتی ہیں ان کی جان تقوی ہے پس اگر عید تقوی سے منائی جائے تو اچھے کپڑوں میں ہو یا غریبانہ کپڑوں میں ہوں وہی عید پر رونق ہے کیونکہ ولباس تقوی ذالک الخیر (الاعراف:۲۷) پس عید کے دن تقوی کا ذکر فرمانا بتاتا ہے کہ تم اچھے کپڑے بے شک پہنو مگر ان کپڑوں میں رونق اور بہار تب پیدا ہو گی اگر اندر سے تقویٰ پھوٹے گا اور اس کی شعاعیں ان کپڑوں کو منور کر رہی ہونگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تقویٰ کی تاکید فرمائی اور اپنی اطاعت کی رغبت دلائی فرمایا میری اطاعت ہی میں ساری زندگی ہے تقویٰ کے مضمون کا ایک دوسرا رنگ یہ ہے کہ تقویٰ سچا ہو ہی نہیں سکتا اگر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت نہ ہو۔ تو تقویٰ تو اندر کا معاملہ ہے۔ تقویٰ کے آثار باہر کیسے دکھائی دیتے ہیں؟ وہ اطاعت کے رنگ میں دکھائی دیتے ہیں۔ پس تقویٰ بذات خود ایک لباس نہیں ہے مگر اس کا لباس اطاعت ہے۔ (خطبات عیدین صفحہ ۲۵۰-۲۵۱)

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعودؑ اور خلفائے کرام کے بتائے ہوئے حصول تقویٰ کے ذرائع کو سمجھنے اور اپنی زندگیوں میں ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے۔

عجب گوہر ہے جس کا نام تقویٰ
مبارک وہ ہے جس کا کام تقویٰ
سنو ہے حاصل اسلام تقویٰ
خدا کا عشق، مے اور جام تقویٰ

❁❁❁

بنیادی مسائل کے جوابات

(قسط نمبر 32)

(مرتبہ: ظہیر احمد خان انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

(امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پوچھے جانے والے بنیادی مسائل پر مبنی سوالات کے بصیرت افروز جوابات)

سوال: ایک خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی بیان فرمودہ تفسیر میں سے حاملہ عورتوں پر چاند گرہن کے اثرات کے بارہ میں ایک اقتباس بھجوا کر دریافت کیا کہ بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ اس وقت حاملہ عورت نہ سوئے اور نہ ہی کوئی چھری چاقو وغیرہ استعمال کرے، اس کی کیا حقیقت ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مؤرخہ 10 مارچ 2021ء میں اس سوال کا درج ذیل جواب عطاء فرمایا:

جواب: اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ اس نے اپنے حکم سے چاند، سورج، سیاروں اور ستاروں کو انسان کی خدمت پر مقرر فرمایا ہے۔ اس لئے ان اجرام فلکی سے نکلنے والی شعاعیں اور ذرات مختلف انداز سے زمین اور زمین پر موجود اشیاء پر کئی طریقوں سے اثر انداز ہوتے ہیں۔ عام زندگی میں سورج کی طرف دیکھنے سے ہماری بینائی پر کوئی بہت زیادہ بُرا اثر نہیں پڑتا لیکن سورج گرہن کے وقت بعض صورتوں میں سورج کی طرف دیکھنا انسانی بینائی کے ضائع کرنے کا باعث ہو جاتا ہے۔

اسی طرح ہمارے مشاہدہ میں یہ بات بھی ہے کہ سورج کی روشنی کئی قسم کی زمینی بیماریوں کو دور کرنے کا موجب ہوتی ہے اور پھل، پھول، سبزیوں اور فصلوں پر مختلف طور پر اثر انداز ہوتی ہے۔ نیز چاند کی روشنی بھی پھلوں میں مٹھاس پیدا کرنے اور کئی قسم کی سبزیوں اور پھل پھولوں پر اثر ڈالتی ہے۔

اگرچہ سائنس کی اب تک کی تحقیق چاند گرہن کے حاملہ عورتوں پر اثر انداز ہونے کی نفی کرتی ہے لیکن سائنسدان اس بات کے بہر حال قائل ہیں کہ چاند کی روشنی انسانی نیند پر اثر انداز ہوتی ہے، اسی طرح سورج سے نکلنے والے خاص قسم کے Neutrinos نامی لاکھوں ذرات انسانی جسم میں داخل ہوتے ہیں اور جسم میں موجود ایٹم ان ذرات کو جذب کرنے کی وجہ سے ایک نئی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ لیکن اس تغیر کا کوئی بد اثر انسانی جسم پر یا حاملہ عورت کے جنین پر نہیں ہوتا ہے۔

انسانی علم اور سائنسی تحقیقات اللہ تعالیٰ کے لامحدود علم کے مقابلہ پر بہت ہی معمولی حیثیت رکھتا ہے اور ہم جانتے ہیں کہ خود سائنسی تحقیقات بھی مختلف زمانوں میں بدلتی رہی ہیں اور اب بھی ان میں ردّو بدل ہوتا رہتا ہے۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

گو رات اور دن ان اجرام فلکی کی تاثیرات کے ظہور کا نام ہیں۔ لیکن ان کے علاوہ بھی سورج اور چاند اور ستاروں کے اثرات ہیں اور ان سے ایسی تاثیرات بھی دنیا پر پڑتی ہیں جو آنکھوں سے نظر آنے والی شعاعوں کے علاوہ دوسرے ذرائع سے انسان پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ جیسے برقی یا مقناطیسی اثرات۔ اور ان کے سوا اور کئی قسم کی تاثیرات ہیں جو سائنس روز بروز دریافت کر رہی ہے۔ اور کئی وہ شاید کبھی بھی

دریافت نہ کر سکے۔(تفسیر کبیر جلد چہار صفحہ 138)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنی مختلف تصانیف میں قرآن کریم کی تعلیمات کی روشنی میں چاند، سورج، ستاروں اور سیاروں کی زمین اور اہل زمین پر تاثیرات کے مضامین کو بڑی تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ تحفہ گولڑویہ میں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔

یہ ستارے فقط زینت کیلئے نہیں ہیں جیسا عوام خیال کرتے ہیں بلکہ اِن میں تاثیرات ہیں۔ جیسا کہ آیت وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ سے، یعنی حفظًا کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے۔ یعنی نظام دنیا کی محافظت میں ان ستاروں کو دخل ہے اُسی قسم کا دخل جیسا کہ انسانی صحت میں دوا اور غذا کو ہوتا ہے جس کو الوہیت کے اقتدار میں کچھ دخل نہیں بلکہ جبروت ایزدی کے آگے یہ تمام چیزیں بطور مردہ ہیں۔ یہ چیزیں بجز اذن الٰہی کچھ نہیں کرسکتیں۔ ان کی تاثیرات خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں۔ پس واقعی اور صحیح امر یہی ہے کہ ستاروں میں تاثیرات ہیں جن کا زمین پر اثر ہوتا ہے۔ لہٰذا اس انسان سے زیادہ تر کوئی دنیا میں جاہل نہیں کہ جو بنفشہ اور نیلوفر اور تربد اور سقمونیا اور خیار شنبر کی تاثیرات کا تو قائل ہے مگر اُن ستاروں کی تاثیرات کا منکر ہے جو قدرت کے ہاتھ کے اوّل درجہ پر تجلی گاہ اور مظہر العجائب ہیں جن کی نسبت خود خدا تعالیٰ نے حفظًا کا لفظ استعمال کیا ہے۔ یہ لوگ جو سراپا جہالت میں غرق ہیں اس علمی سلسلہ کو شرک میں داخل کرتے ہیں۔ نہیں جانتے جو دنیا میں خدا تعالیٰ کا قانونِ قدرت یہی ہے جو کوئی چیز اس نے لغو اور بے فائدہ اور بے تاثیر پیدا نہیں کی جبکہ وہ فرماتا ہے کہ ہر ایک چیز انسان کیلئے پیدا کی گئی ہے تو اب بتلاؤ کہ سماء الدنیا کو لاکھوں ستاروں سے پُر کر دینا انسان کو اس سے کیا فائدہ ہے؟ اور خدا کا یہ کہنا کہ یہ سب چیزیں انسان کیلئے پیدا کی گئی ہیں ضرور ہمیں اس طرف توجہ دلاتا ہے کہ ان چیزوں کے اندر خاص وہ تاثیرات ہیں جو انسانی زندگی اور انسانی تمدّن پر اپنا اثر ڈالتی ہیں۔ جیسا کہ متقدمین حکماء نے لکھا ہے کہ زمین ابتدا میں بہت ناہموار تھی خدا نے ستاروں کی تاثیرات کے ساتھ اس کو درست کیا ہے۔

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 283-282 حاشیہ)

حضرت مصلح موعودؓ اس مضمون کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

یاد رہے کہ سائنس کی موجودہ تحقیق نے سپکٹرم کے ذریعہ سے جو ایک ایسا آلہ ہے جس کے ذریعہ سے روشنی کی شعاعوں کو پھاڑ کر الگ الگ کر لیا جاتا ہے۔ یہ معلومات حاصل کی ہیں کہ فلاں ستارے میں فلاں قسم کی دھاتیں ہیں اور فلاں میں فلاں قسم کی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف روشنی ہی نہیں بلکہ روشنی کے ساتھ مختلف دھاتوں کی تاثیرات بھی دنیا پر اُترتی رہتی ہیں اور ان سے اہل دنیا کے دماغ اور قویٰ پر مختلف اثرات نازل ہوتے رہتے ہیں۔ چاند کی شعاعوں کی تاثیرات تو کئی رنگ میں دنیا پر ظاہر ہوتی رہتی ہیں۔ عام طور پر ہمارے ملک میں مشہور ہے کہ چاند گرہن جب مکمل ہو تو حاملہ عورتوں پر اس کا برا اثر پڑتا ہے۔ چنانچہ ایسے وقت میں حاملہ عورتیں کمروں سے باہر نہیں نکلتیں۔ گو عام طور پر اسے وہم سمجھا جاتا ہے۔ مگر میں نے اس سوال پر خاص طور پر غور کیا ہے اور معلوم کیا ہے کہ جب چاند گرہن مکمل ہو تو اس کے بعد بہت سی عورتوں کی زچگی سخت تکلیف دہ ہوتی ہے۔ اور ان میں بکثرت موتیں ہوتی ہیں۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ تکلیف اٹھانے والی عورتیں وہ ہوتی ہیں جو ایسے وقت میں چاند کو دیکھتی ہیں۔ یا اس کے بغیر بھی ان پر یہ تاثیر عمل کرتی ہے۔ مگر بہر حال میں نے کئی دفعہ اس کا تجربہ کیا ہے اور دوسروں کو بھی بتایا ہے۔ جنہوں نے اپنے تجربہ سے اس کی تصدیق کی ہے۔

(تفسیر کبیر جلد چہارم صفحہ 138، 139)

پس چاند، سورج اور دیگر سیاروں اور ستاروں کی تاثیرات کا زمین اور اہل زمین پر اثر انداز ہونا تو ثابت ہے لیکن گرہن کے وقت حاملہ عورت کے چاقو چھری وغیرہ استعمال کرنے یا اس کے اس وقت میں سونے یا نہ سونے سے اس کا کوئی تعلق نہیں، یہ محض توہمات ہیں۔

سوال: سنت اور نفل نمازوں کی تیسری اور چوتھی رکعات میں سورۃ الفاتحہ کے ساتھ قرآن کریم کا کچھ حصہ پڑھنے کے بارہ میں ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے راہنمائی چاہی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مؤرخہ 10 مارچ 2021ء میں اس بارہ میں درج ذیل راہنمائی فرمائی:۔

جواب: احادیث میں جس طرح فرض نمازوں کی صرف پہلی دو

رکعات میں سورۃ فاتحہ کے بعد قرآن کریم کا کچھ حصہ پڑھنے کی بابت صراحت پائی جاتی ہے۔اس طرح کتب احادیث خصوصاً صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں کہیں یہ وضاحت نہیں ملتی کہ سنت اور نفل نمازوں کی چاروں رکعات میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ قرآن کا کچھ حصہ ضرور پڑھا جائے۔ فقہاء کا بھی اس بارہ میں اختلاف ہے۔ چنانچہ مالکی اور حنبلی مسالک والے سنت اور نفل نمازوں کی تمام رکعات میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ قرآن کریم کا کچھ حصہ پڑھتے ہیں جبکہ حنفی اور شافعی تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد قرآن کریم کا کوئی حصہ نہیں پڑھتے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جیسا کہ آپ نے بھی اپنے خط میں ذکر کیا ہے اس معاملہ میں فرض اور سنت نماز میں کوئی فرق نہیں۔جس طرح فرض نمازوں کی صرف پہلی دو رکعات میں سورۃ فاتحہ کے بعد قرآن کریم کا کچھ حصہ پڑھا جاتا ہے اسی طرح سنت اور نفل نمازوں کی بھی صرف پہلی دو رکعات میں ہی سورۃ فاتحہ کے بعد قرآن کریم کا کچھ حصہ پڑھا جائے گا اور تیسری اور چوتھی رکعات میں صرف سورۃ فاتحہ پر ہی اکتفاء کیا جائے گا۔ اور یہی میرا موقف ہے۔

سوال: ایک دوست نے آنحضور ﷺ کے ارشاد کہ ''میں اس وقت بھی خاتم النبیین تھا جب حضرت آدم ابھی اپنی پیدائش کے بالکل ابتدائی مراحل میں تھے'' کی ایک تشریح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کرکے اس بارہ میں راہنمائی چاہی نیز اس مضمون کے حوالہ سے اس دوست نے دو حدیثوں کا حوالہ بھی حضور سے دریافت کیا۔حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مؤرخہ 10 مارچ 2021ء میں اس بارہ میں درج ذیل ارشادات فرمائے:

جواب: آنحضور ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کے غیر معمولی اور بلند مرتبہ مقام کے حوالہ سے حضور ﷺ کے ارشاد ''إِنِّي عِنْدَ اللّٰهِ مَكْتُوبٌ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِينَتِهِ'' (مشکوٰۃ المصابیح کتاب الفضائل باب فضائل سید المرسلین ﷺ) کہ میں اللہ تعالیٰ کے ہاں اس وقت سے خاتم النبیین لکھا ہوا ہوں جب آدم (علیہ السلام) ابھی اپنی گندھی ہوئی مٹی میں پڑے ہوئے تھے۔

نیز حدیث قدسی لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْأَفْلَاكَ۔ (روح المعانی از علامہ آلوسی جزو اوّل صفحہ 70 تفسیر سورۃ الفاتحہ۔ داراحیاء التراث العربی بیروت ایڈیشن 1999ء) کہ اے محمد! (ﷺ) اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا، کی تشریح میں آپ نے جو نکتہ بیان کیا ہے کہ ان احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر بھی حضور ﷺ کے مقام خاتم النبیین کے بعد آئے اور زمین و آسمان بھی اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو اس مقام پر فائز کرنے کے بعد بنائے، ٹھیک ہے۔جس کا پرانے علماء نے بھی ذکر کیا ہے اور یہ جماعتی لٹریچر میں بھی بیان ہوا ہے۔

چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ بانیٔ دیوبند حضرت محمد قاسم نانوتوی کا ایک حوالہ کہ ''اوّل معنیٰ خاتم النبیین معلوم کرنے چاہئیں تاکہ فہم جواب میں کچھ دقت نہ ہو۔سوعوام کے خیال میں تو رسول اللہؐ کا خاتم ہونا بایں معنیٰ ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تأخر زمانی بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہوسکتا ہے۔ہاں اگر اس وصف کو اوصاف مدح میں سے نہ کہئے اور اس مقام کو مقام مدح قرار نہ دیجئے تو البتہ خاتمیت باعتبار تأخر زمانی صحیح ہوسکتی ہے۔مگر میں جانتا ہوں کہ اہل اسلام میں سے کسی کو یہ بات گوارا نہ ہوگی۔۔۔۔اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔'' بیان کرکے اس مضمون کی وضاحت کرتے ہوئے حضورؒ فرماتے ہیں:

یہی ہمارا عقیدہ ہے۔حضرت اقدس محمد ﷺ تو اس وقت بھی خاتم تھے کہ جبکہ انسان کا ابھی Blue Print تھا۔ابھی وہ تخلیق کے تشکیلی مراحل سے گزر رہا تھا۔تخلیق کو تشکیل دی جارہی تھی۔حضرت محمد مصطفی ﷺ فرماتے ہیں میں اس وقت بھی خاتم النبیین تھا جبکہ آدم ابھی اپنی تخلیق کی مٹی میں لت پت تھا۔کتنا عظیم الشان مضمون ہے۔خاتمیت زمانہ سے بالا ہے۔زمانہ کے ماتحت نہیں ہے۔ خاتم سے پہلے بھی کوئی نبی اس کی نبوت کا مقابلہ نہیں کرسکتا، نہ بعد میں کوئی

نبی ایسا آسکتا ہے جو اس کے مقابل پر ہو۔لیکن بعد میں ایک لازم شرط ہے کہ مطیع ہوگا تو ہوگا ورنہ بالکل نہیں ہوگا۔غلام آسکتا ہے غیر غلام نہیں آسکتا۔اور پہلے بھی وہی نبی ہیں جن پر آپ کی مہر تصدیق ہے۔اس مضمون کو سمجھنے کی لوگ کوشش نہیں کرتے،بہت عظیم الشان مضمون ہے۔آنحضرت ﷺ کو مسلمان خاتم کہہ دیتے ہیں۔کہتے ہیں بہت عظیم الشان ایک منفرد مرتبہ ہے جو کسی نبی کو حاصل نہیں۔پوچھو کہ ثبوت کیا ہے؟ تو ان علماء سے پوچھ کے دیکھ لیجئے، کچھ ثبوت ان کے ہاتھ میں نہیں ہے۔کیسے پتہ چلا، کیسے دنیا پہ ثابت کر سکتے ہو؟ یہاں جب مغربی دنیا میں مجالس میں لوگ مجھ سے یہ سوال کرتے ہیں کہ تم لوگوں کے پاس کیا ثبوت ہے؟میں کہتا ہوں میں تمہیں ثبوت دکھاتا ہوں۔اس کا جواب نکال کے دکھاؤ۔ ساری دنیا میں جتنے انبیاء آئے ہیں ایک بھی نبی ایسا نہیں جس نے اپنے سلسلہ کے علاوہ دنیا کے دوسرے نبیوں کی تصدیق کی ہو۔چراغ لے کے ڈھونڈو، تلاش کر کے مجھے دکھاؤ۔ایک بھی نہیں۔ آمَنْتُ بِاللّٰہِ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ میں تمام انبیاء پر اور سب رسولوں پر جو ایمان کو لازم قرار دیا ہے وہ ایک ہی تو ہے ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ۔تو تصدیق کی مہر کس کے ہاتھ میں ہے۔حضرت اقدس کے سوا کوئی ہاتھ دکھاؤ تو سہی۔یہ خاتمیت ہے۔ اس خاتمیت کے اعلیٰ اور ارفع مضمون کو چھوئے بغیر تم زمانی ختم کے اوپر آپڑے ہو اور کچھ پتہ نہیں کہ باتیں کیا کر رہے ہو۔زمانی ختم مقام مدح میں نہیں ہے۔مگر یہ ختم جو قرآن بیان فرما رہا ہے یہ ایسی مدح ہے کہ جس کی کوئی مثال دنیا میں دکھائی نہیں جاسکتی۔تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ میں تو سب دنیا کو بتا رہا ہوں۔کسی دنیا کے مذہب کو چیلنج دے دیں آپ کہ تمہارا اگر نبی کوئی بھی نبی صاحب خاتم تھا تو اس کی دوسرے نبیوں پہ تصدیق تو دکھاؤ۔ محمد رسول اللہ ﷺ کے سوا ایک بھی نہیں جو خاتم النبیین ہو۔تمام نبیوں کا مصدق ہو۔پس آئندہ بھی اگر کوئی آئے تو آپ کی تصدیق کے بغیر نہیں آسکتا۔اسی لئے ہم حقیقت میں جب کہتے ہیں کہ امتی نبی تو مراد امام مہدی اور وہ مسیح موعود ہیں جن کی پیشگوئی کی گئی ہے،اس کے سوا ہماری کوئی مراد نہیں ہوتی۔اس لئے کہ اس پر مہر تصدیق ثبت ہے۔امام مہدی کے سوا ہم نے کب کسی کو نبی کہا ہے۔پس وہی امام مہدی ہے اسی کو ہم امتی نبی کہتے ہیں۔

(ملاقات پروگرام مؤرخہ 31 جنوری 1994ء)

باقی جو آپ نے حدیثوں کے حوالے پوچھے ہیں تو مشکوۃ میں درج حدیث اور اس کا حوالہ اس طرح ہے۔

"عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِنِّي عِنْدَ اللّٰهِ مَكْتُوبٌ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِينَتِهِ وَسَأُخْبِرُكُمْ بِأَوَّلِ أَمْرِي دَعْوَةُ إِبْرَاهِيمَ وَبِشَارَةُ عِيسَى وَرُؤْيَا أُمِّي الَّتِي رَأَتْ حِينَ وَضَعَتْنِي وَقَدْ خَرَجَ لَهَا نُورٌ أَضَاءَ لَهَا مِنْهُ قُصُورُ الشَّامِ۔

(مشکوۃ المصابیح کتاب الفضائل باب فضائل سید المرسلینؐ)

یعنی حضرت عرباض ابن ساریہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کے ہاں اس وقت سے خاتم النبیین لکھا ہوا ہوں جب آدم (علیہ السلام) اپنی گندھی ہوئی مٹی میں پڑے تھے۔اور میں تمہیں بتاتا ہوں کہ میرا امر (یعنی میری پیدائش کے معاملہ کی ابتداء) حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی دعا، حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی بشارت اور میری والدہ کا خواب ہے جو انہوں نے میری پیدائش کے وقت دیکھا تھا کہ میری والدہ کے سامنے ایک نور ظاہر ہوا تھا جس نے شام کے محلات کو ان پر روشن کر دیا تھا۔

اور حدیث قدسی لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْأَفْلَاكَ کو علامہ آلوسی اور علامہ اسماعیل حقی نے اپنی تفاسیر میں درج کیا ہے۔ جبکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ نے اِنِّیْ مَعَ الْاِکْرَامِ۔ لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ کے الفاظ میں اسے الہام فرمایا۔نیز حضور علیہ السلام نے اس کا اپنی کتب میں بھی ذکر فرمایا ہے۔تفاسیر اور حضور علیہ السلام کی ان کتب کے حوالے حسب ذیل ہیں:

ا۔(روح المعانی از علامہ آلوسی جزو 29 صفحہ 306 تفسیر سورۃ النبأ زیر آیت 38۔ دار احیاء التراث العربی بیروت ایڈیشن 1999ء)

۲۔(روح البیان از علامہ حقی بروسوی جلد 6 صفحہ 24 تفسیر سورۃ النور زیر آیت 36۔ دار الکتب العلمیۃ بیروت ایڈیشن 2004ء)

۳۔(تذکرہ صفحہ 525 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ) ۴۔(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 102)

سوال: ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں لکھا کہ حال ہی میں امریکہ کے ڈاکٹروں نے انسانی جان بچانے کیلئے سؤر کے دل کو بیمار انسان کے جسم میں ٹرانسپلانٹ کیا ہے۔کیا ایسا کرنا جائز ہے؟ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مؤرخہ 02 فروری 2022ء میں اس سوال کا درج ذیل جواب عطاء فرمایا:

جواب: میں پہلے بھی کسی موقعہ پر اس بارہ میں بتا چکا ہوں کہ جہاں انسانی جان بچانے کا سوال ہو، وہاں اس قسم کے طریق علاج میں کوئی حرج کی بات نہیں۔شراب کو بھی اسلام نے حرام قرار دیا ہے لیکن دوائیاں جو انسانی جان بچانے کا موجب ہوتی ہیں، ان میں اس کا استعمال جائز ہے۔کیونکہ یہ سب اضطرار کی حالتیں ہیں۔اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جہاں سؤر کے گوشت کی حرمت بیان فرمائی ہے وہاں اضطراری حالت میں اس کے استعمال کی اجازت بھی دی ہے۔

پس علاج کے طور پر جان بچانے کیلئے انسانی جسم میں سؤر کے دل کی ٹرانسپلانٹیشن کرنا جو دراصل ایک اضطرار ہی کی حالت ہے، جائز ہے اور اس میں کوئی ممانعت نہیں۔

پرانے علماء وفقہاء میں سے بعض کا کہنا ہے کہ سؤر کا گوشت کھانا منع ہے لیکن اس کے بال اور کھال وغیرہ کا استعمال جائز ہے اور بعض نے تو یہاں تک کہا ہے کہ اس کی چربی کھانا بھی جائز ہے۔اگرچہ ہمارے نزدیک عام حالات میں سؤر کی کسی بھی چیز کا ایسا استعمال جو کھانے کے مفہوم میں شامل ہو جائز نہیں۔چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت 174 کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

اس آیت میں جو لَحْمُ الْخِنْزِيْرِ فرمایا اس کے متعلق فقہاء میں اختلاف ہے کہ لحم میں چربی بھی شامل ہے یا نہیں۔جہاں تک لغت کا سوال ہے شحم یعنی چربی کو لحم سے الگ قسم کا خیال کیا جاتا ہے۔لیکن مفسرین کہتے ہیں کہ لحم کے نام میں شحم شامل ہے۔گو مفسرین کی دلیل ذوقی ہے اور لغت والوں کی بات اس مسئلہ میں زیادہ قابل اعتبار ہے۔مگر اس کے باوجود میرے نزدیک سؤر کی شحم یعنی چربی جائز نہیں۔اور اس کی دلیل میرے پاس یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ مردہ جانور کی چربی حرام ہے۔اور سؤر کی حرمت اور مردہ کی حرمت ایک ہی آیت میں اور ایک ہی الفاظ میں بیان کی گئی ہے۔پس دونوں کا حکم ایک قسم کا سمجھا جائے گا۔لیکن سؤر کی جلد کا استعمال جائز ہو گا کیونکہ وہ کھائی نہیں جاتی۔

(تفسیر کبیر جلد چہارم تفسیر سورۃ النحل صفحہ 260)

اسی طرح اس سوال کہ ٹوتھ برش کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے، یہ برش اکثر سؤر کے بالوں سے بنائے جاتے ہیں؟ کا جواب دیتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

’’ہماری تحقیقات تو یہ ہے کہ سب کے سب برش سؤر کے بالوں کے نہیں ہوتے۔باقی رہا سؤر کے بالوں کا استعمال۔یہ شرعی لحاظ سے جائز ہے۔کیونکہ سؤر کا گوشت حرام کیا گیا۔جو کھانے کی چیز ہے۔اور بال کوئی کھاتا نہیں۔ایک بڑے بزرگ نے تو یہاں تک کہا ہے کہ سؤر کی چربی بھی جائز ہے کیونکہ سؤر کا لحم حرام کیا گیا ہے نہ کہ چربی۔دوسرے فقہاء نے کہا ہے۔یہ فتویٰ دینے والے کی بزرگی میں تو کلام نہیں مگر اُن کا یہ استدلال غلط ہے۔ان کو زبان کے لحاظ سے غلطی لگی ہے۔کیونکہ چربی لحم میں شامل ہوتی ہے۔انہوں نے علیحدہ سمجھی ہے۔‘‘

(اخبار الفضل قادیان دارالامان نمبر 5 جلد 16 مؤرخہ 17 جولائی 1928ء صفحہ 7)

یہودی مذہب میں بھی سؤر کی افزائش اور اس کا کھانا حرام ہے لیکن انسانی جان بچانا چونکہ بنیادی اہمیت کا حامل ہے اس لئے عصر حاضر کے یہودی علماء کے نزدیک سؤر سے دل کا حصول یہودی ضوابط خوراک کی کسی بھی طرح خلاف ورزی نہیں ہے۔

اسی طرح عصر حاضر کے بعض مسلمان علماء نے بھی یہی فتویٰ دیا ہے کہ اگر مریض کی زندگی ختم ہونے، اس کے کسی عضو کی ناکامی، مرض کے پھیلنے اور شدید تر ہونے، یا جسم کو شدید نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو سؤر کے دل کے Valve انسان کو لگائے جاسکتے ہیں۔

❁❁❁

سائنس کی دنیا

Science

بچے کو سمارٹ فون کس عمر میں دینا چاہیے؟

یہ مخمصہ جدید دور کا ہے۔ کیا اپنے بچوں کو سمارٹ فون دینا چاہیے یا جب تک ممکن ہو انھیں اس سے دور رکھا جائے؟

اگر آپ ماں باپ ہیں اور یہ سوچ رہے ہیں کہ بچے کو سمارٹ فون دینا ایسا ہے جیسے اسے ایک ایسی پوٹلی تھما دی جائے جس کے ذریعے دنیا بھر کی تمام برائیاں کُھل کر آپ کے بچے کے سامنے آجائیں گی اور آپ کے بچے کی پوری زندگی متاثر ہو جائے گی، تو آپ کو معاف کیا جا سکتا ہے۔

بچوں پر سمارٹ فونز اور سوشل میڈیا کے ممکنہ بُرے اثرات کے حوالے سے آئے روز شائع ہونے والی حیران کن شہ سرخیاں کسی بھی ماں باپ کو قائل کرنے کے لیے کافی ہیں کہ بچوں کو سمارٹ فون بالکل نہیں دینا چاہیے۔

بظاہر بہت سی مشہور شخصیات بھی جدید دور کے اس مسئلے سے دوچار ہیں کہ بچوں کو سمارٹ فون دیا جائے یا نہیں مثلاً معروف گلوکارہ میڈونا کا کہنا تھا کہ انھیں پچھتاوا ہے کہ انھوں نے اپنے بچوں کو 13 برس کی عمر میں فون استعمال کرنے کی اجازت کیوں دی۔ وہ کہتی ہیں کہ اگر انھیں معلوم ہوتا تو وہ ایسا نہ کرتیں۔

دوسری جانب، شاید یہ بھی سچ ہے کہ خود آپ کے پاس سمارٹ فون موجود ہے اور آپ اسے اپنی زندگی کا ایک ضروری حصہ سمجھتے ہیں۔ ای میلز اور آن لائن شاپنگ سے لے کر ویڈیو کال اور اپنے بچوں کی تصویروں تک، آپ ہر چیز اپنے لیے ضروری سمجھتے ہیں۔ اور اگر آپ کے بچوں کے ہم جماعت اور دوست، تمام سمارٹ فونز خرید رہے ہیں تو اگر آپ کے بچوں کے پاس فون نہ ہوا تو وہ اس چیز سے محروم ہونے جیسا محسوس کریں گے۔

اگرچہ ہمارے پاس بچوں اور نوجوانوں پر سمارٹ فونز اور سوشل میڈیا کے اثرات کے حوالے سے اٹھنے والے بہت سے سوالوں کے جواب نہیں ہیں، لیکن اس موضوع پر موجود تحقیق ہمیں سماٹ فونز اور سوشل میڈیا کے بڑے بڑے خطرات اور فوائد سے آگاہ کرنے کے لیے کافی ہے۔

چونکہ ہمارے پاس اس بات کے کوئی مصدقہ اور واضح شواہد نہیں ہیں کہ بچوں کی ذہنی صحت پر سمارٹ فون یا سوشل میڈیا تک رسائی کے عموماً برے اثرات ہوتے ہیں، لیکن شاید کہانی یوں مکمل نہیں ہوتی۔ اب تک ہونے والی زیادہ تر تحقیق نوبالغ لڑکوں اور لڑکیوں کے حوالے سے کی گئی ہے اور شواہد بتاتے ہیں کہ ذہنی نشوونما کے مخصوص ماہ و سال میں بچوں پر سمارٹ فون اور سوشل میڈیا کے منفی اثرات کا خطرہ زیادہ ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ زیادہ تر ماہرین اتفاق کرتے ہیں کہ یہ فیصلہ کرتے وقت کہ آپ کا بچہ سمارٹ فون کے لیے تیار ہے، ہمیں کچھ عوامل کو سامنے رکھنا چاہیے اور یہ بھی سوچنا چاہیے کہ بچے کو سمارٹ فون دینے کے بعد ہمیں بطور والدین کیا کرنا چاہیے۔

برطانیہ کے میڈیا کے نگران ادارے، آف کام، کے اعداد و شمار کے مطابق برطانیہ میں اکثر بچوں کے پاس 11 برس کی عمر میں سمارٹ فون موجود ہوتا ہے۔ نو برس کی عمر میں 44 فیصد بچوں کے پاس یہ سہولت موجود ہوتی ہے اور 11 سال کی عمر میں یہ تناسب 91 فیصد ہو جاتا ہے۔

امریکہ میں نو سے 11 برس کی عمر کے بچوں کے 37 فیصد والدین کا کہنا ہے کہ ان کے بچوں کے پاس اپنا سمارٹ فون موجود ہے، جبکہ یورپ کے 19 ممالک میں کی جانے والی ایک تحقیق کے مطابق نو سے 16 برس کی عمر کے 80 فیصد بچوں کا کہنا تھا کہ ان کے پاس بھی سمارٹ فونز موجود ہیں اور وہ تقریباً روزانہ سوشل میڈیا پر جاتے ہیں، تقریباً ہر روز۔

یونیورسٹی آف کیلیفورنیا سے منسلک نفسیاتی سائنس کی ماہر، پروفیسر کینڈس آڈگرز کہتی ہیں کہ 'جب ہم 13 سے 19 برس کے بچوں کی بات کرتے ہیں تو یہ تناسب 90 فیصد تک پہنچ جاتا ہے۔'

(باقی انشاء اللہ آئندہ شمارہ میں)

❁❁❁

HEALTH & FITNESS CORNER

صحت مند جلد کیلئے کیا کریں؟

سورج کی نمائش کو محدود کریں۔

یہ ایک بڑا ٹوٹکہ ہے جسے آبادی کا ایک بڑا حصہ نظرانداز کر رہا ہے۔ جلد کو پہنچنے والے نقصان کے پیچھے سورج کی شعاعیں سب سے بڑی وجہ ہیں کیونکہ یہ عمر بڑھنے، رنگت، سیاہ دھبوں اور شدید صورتوں میں سورج کے کینسر کا باعث بنتی ہیں۔

ہر ایک دن سن اسکرین پہننا تازہ اور خوبصورت جلد کے لیے بہت ضروری ہے کیونکہ یہ آپ کی جلد کو ماحولیاتی نقصان سے بچاتا ہے اور اسے صحت مند رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ، دھوپ کے دنوں میں سایہ کی تلاش آپ کی جلد کو نقصان سے بھی بچاتی ہے۔

صحت مند کھائیں اور ہائیڈریٹ رہیں

جب تازہ جلد کے لیے صحت مند کھانے کی بات آتی ہے، تو چینی اور پراسیسڈ فوڈ کے علاوہ ایک چیز ہے جسے آپ کو اپنی غذا سے دور رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے اور وہ ہے ڈیری۔ اگرچہ کبھی ڈیری کو ہمارے جسم کے لیے ایک اہم ''ضرورت'' کے طور پر دیکھا جاتا تھا، لیکن اب یہ پتہ چلا ہے کہ ہمارے جسموں کو واقعی اس کی ضرورت نہیں ہے۔ درحقیقت، یہ جلد کے مسائل جیسے مہاسوں کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ لہذا، اگر آپ صاف جلد چاہتے ہیں تو ڈیری سے پرہیز کرنا آپ کے بہترین مفاد میں ہوسکتا ہے۔ جو چیز آپ کو وافر مقدار میں استعمال کرنی چاہیے وہ اینٹی آکسیڈنٹ ہیں جیسے پتوں والی سبزیاں کیونکہ یہ واقعی آپ کی جلد کو روشن کرتے ہیں اور اسے ماحولیاتی نقصان سے بچاتے ہیں۔ گری دار میوے میں پائی جانے والی صحت بخش چکنائی آپ کی جلد کی نمی کو بھی بھراتی ہے اور اسے بڑھاپے سے بچاتی ہے۔

❁❁❁

گوشۂ ادب

آگیا پھر اجتماع

(محمد ابراہیم سروؔر)

دوستو! تم کو مبارک، آ گیا پھر اِجتماع
رحمتیں اور برکتیں جس میں کہ بے حد ہیں نہاں
علمی، بدنی اور روحانی ترقی کے لئے
قدرتِ ثانی کے مظہر دوؑم نے ڈالی بناء
''پیشگوئی'' جو کہ تھی المصلح الموعودؓ کی
اجتماع یہ ہے سنو ! اُس کی صداقت کا نشاں
اپنے روحانی قویٰ کو، کرنے صَیقل دم بدَم
قافلے در قافلے آئے گروہِ عاشقاں
رُوحِ سبقت پیدا کرنے کے لئے احباب میں
دینی، ذہنی، ورزشی پروگرام ہوتے ہیں یہاں
لجنہ ہوں، انصار ہوں، اطفال ہوں، خدام ہوں
اس میں شامل ہو کے پاتے ہیں سبھی روحِ رواں
'قوم کی تعمیر میں سب کا اہم کردار ہے'
خلیفہء مسیح بھی کرتے ہمیشہ یہ بیاں
بس اُسی ہی راہ پر ہوتے سبھی ہیں گامزن
حضور کی جانب سے جو ''پیغام'' ہوتا ہے عطا
منفرد لائحہ عمل کے ہی مطابق سب کے سب
سال بھر کرتے ہیں کوشش اور بناتے حرزِ جاں
سب سے بڑھ کر فیض اس کا ہے کہ اس کے شاملیں
آکر درِ مسیحؑ پہ، بھرتے دُعاء سے جھولیاں
الغرض ارہاص ہے، جلسہ سالانہ کے لئے
جس کی اب برکات، ساری دنیا میں ہیں ضوفشاں
یا الٰہی ! فضل کر، سروؔر یہ کرتا ہے دُعا
سارا عالم فیض سے ہو جائے اس کے، آشنا

❁❁❁

10 Years
Quality Service
Est.1992
Study Abroad

Study Abroad

10 Offices Across India

All Services Free of Cost

سٹڈی ابراڈ

Prosper Overseas

Is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universitites / Colleges in 9 Countries since last 10 years

Achievements

* NAFSA Member Association, USA.
* Certified Agent of the British High Commission
* Trusted Partner of Ireland High Commission
* Nearly 100% success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

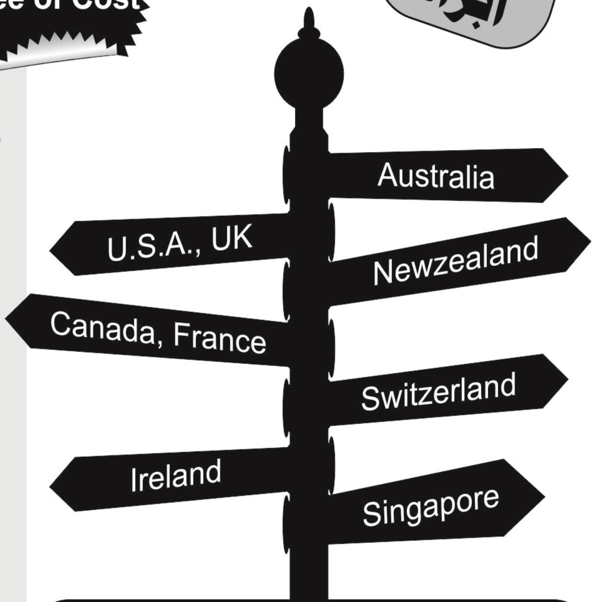

بیرون ممالک میں اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD : Naved Saigal

Website : www.prosperoverseas.com

e-mail : info@prosperoverseas.com

National helpline : 9885560884

Corporate Office
Prosper Education Pvt. Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands,Ameerpet,
Hyderabad - 500016, Andhra Pradesh, Phone : +91 40 49108888

واردات

یہ شہر کا مشہور بینک تھا، جہاں اس وقت داخل ہو کر ڈاکو لوٹ مار کر رہے تھے۔ نقاب پوش ڈاکو واردات کر کے نقدی سمیت وہاں سے فرار ہو گئے۔ ان کے فرار ہونے کے بعد ایک شخص بینک میں داخل ہوا، لیکن اندر بینک کے عملے کو بندھا دیکھ کر سکتے میں آ گیا اور فوراً پولیس کو فون کر دیا۔ انسپکٹر آصف واردات کا جائزہ لینے بینک پہنچے وہ فنگر پرنٹ ماہر کو ساتھ لائے تھے، لیکن ڈاکو بہت چالاک تھے۔ انھوں نے اپنے خلاف کوئی ثبوت نہیں چھوڑا تھا۔ انسپکٹر آصف نے سوچا بینک سے لوٹی ہوئی رقم کوئی معمولی رقم نہیں تھی۔ انھوں نے پورے علاقے کے گھروں کی تلاشی لینے کے لئے بہت بھاری نفری لی اور پورے علاقے کی تلاشی لینے لگے۔ ابھی انھوں نے دس بارہ گھروں کی تلاشی لی تھی کہ ایک گھر میں تالا لگا نظر آیا انھوں نے ساتھ والے مکان مالک سے اجازت لی اور چند ساتھیوں کو لے کر اس کی چھت پر آئے اور دیوار پھلانگ کر بند مکان کی چھت پر پہنچ گئے۔ وہاں سے ایک راستہ نیچے کی طرف جا رہا تھا۔ دبے قدموں سے سیڑھیاں اُترتے چلے گئے۔ ابھی وہ پوری سیڑھیاں بھی نہیں اُتر پائے تھے کہ انھیں ایک کمرے سے آوازیں سنائیں دیں۔ کوئی کہہ رہا تھا: ”اب ہمیں جلدی سے فرار ہونے کی کوشش کرنی چاہیے یہ نہ ہو کہ ہم اسی علاقے میں پکڑے جائیں“۔ دوسرا بولا: ”اس بار بہت لمبا ہاتھ مارا ہے۔ اب آرام سے بیٹھ کر کھائیں گے۔“ اتنے میں انسپکٹر آصف نے اپنے ماتحت کو اشارہ کر دیا۔ مکان کو گھیرے میں لے لیا گیا۔ اب اندر سے آوازیں آنا بند ہو گئیں تھیں۔ انسپکٹر آصف نے دروازے پر زوردار ٹھوکر ماری جس سے دروازہ ایک جھٹکے سے کھل گیا۔ انسپکٹر آصف اور ان کے ماتحتوں نے ڈاکوؤں پر پستولیں تان لیں۔ ڈاکو چونکہ اس وقت خالی ہاتھ تھے، اس لئے ان کے ہاتھ اوپر اُٹھتے چلے گئے، پھر سارے ڈاکوؤں کو گرفتار کر کے حوالات میں بند کر دیا گیا اور رقم بھی برآمد کر لی گئی۔ اگلے دن ان کے اس کارنامے کا ذکر اخبارات میں تھا اور لوگ ان کو مبارک باد دے رہے تھے۔

❁❁❁

O.A. Nizamutheen
Cell : 9994757172

V.A. Zafarullah Sait
Cell : 9943030230

O.A.N. Doors & Steels

All types of Wooden Panel Doors, Skin Doors, Veeneer Doors, PVC Doors, PVC Cup boards, Loft & Kitchen Cabinet, TMT Rods, Cements, Cover Blocks and Construction Chemicals.

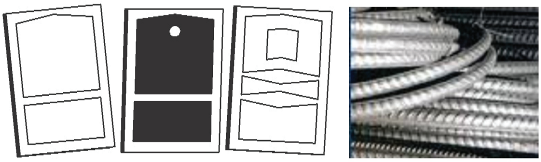

T.S.M.O. Syed Ali Shopping Complex,
#51/4-B, 5, 6, 7 Ambai Road (Near Sbaeena Hospital) Kulavanikarpuram,
Tirunelveli-627 005 (Tamil Nadu)

Contact (O) 04931-236392
09447136192

C. K. Mohammed Sharief
Proprietor

CEEKAYES TIMBERS
&

C. K. Mubarak Ahmad
Proprietor
Contact : 09745008672

C. K. WOOD INDUSTRIES

VANIYAMBALAM - 679339
DISTT.: MALAPPURAM KERALA

programmes with viewerships of more than 12 million. Jalsa Salana was mentioned in 33 different radio programmes with more than 1 million listeners. Various people posted on social media about the Jalsa with a reach of more than 12 million people.

His Holiness (aba) said that MTA posts videos and images reached more than 4 million people. MTA Africa reports that the Jalsa Salana was shown on 20 TV channels in Africa, reaching 35 million people.

His Holiness (aba) said that The Review of Religions also covered the Jalsa through social media and YouTube. 40 articles were published, 12 videos were made and more than 110 social media posts were made reaching 300,000 people.

His Holiness (aba) said that these were only a few examples which he presented. His Holiness (aba) prayed that the effects of Jalsa may remain everlasting.

***

ملکی رپورٹس

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ قادیان: رپورٹ کارکردگی ماہِ اگست 2022 (1) اس ماہ خدام کو حضرت مسیح موعودؑ کی تصنیف ''براہین احمدیہ جلد سوم اور شرائط بیعت اور ہماری ذمہ داریاں کا خلاصہ کلاس میں سنایا گیا اور اسکی ریکارڈنگ شئیر کی گئی۔ (2) دوران ماہ قادیان میں 12 روز تعلیمی کلاسز کا انعقاد کیا گیا۔ (3) اس ماہ تمام خدام نے روزانہ تربیتی وفلاحی کاموں میں حصہ لیا (4) مشکوٰۃ، راہ ایمان میں قادیان کے خدام نے تربیتی، تبلیغی اور تعلیمی مضامین لکھے۔ (5) اس ماہ 12 طلباء کی مزید تعلیم کے سلسلہ میں کاؤنسلنگ کی گئی۔ (6) دوران ماہ رشتہ ناطہ کے سلسلہ میں 16 خدام کی کاؤنسلنگ کی گئی۔ (7) دوران ماہ کل 8 وقار عمل جملہ محلہ جات میں منعقد کئے گئے۔ (8) 1 تبلیغی اجلاس کا انعقاد کیا گیا (9) 12 تربیتی اجلاسات منعقد کئے گئے۔ (10) 13 خدام نے عطیہ خون دیا اور تقریباً 198 سے زائد لوگوں کی 22100 روپئے اور راشن وغیرہ کے ذریعہ امداد کی گئی۔ 2 کا علاج کروایا گیا۔

and upholds women's rights.
His Holiness (aba) said that there were two friends from French Guyana who said that two days before the Jalsa, they had been conversing about whether Islam has any teachings about human rights. They then joined the gathering to watch His Hoiness' (aba) address to the ladies, and were astonished to learn how Islam upholds women's rights.
His Holiness (aba) presented the sentiments of a new convert lady from Africa who said that after listening to His Holiness' (aba) addresses, it is clear that we must not become Ahmadi only to convert others to Ahmadiyyat, rather we must reform ourselves so that people in society may see the true image of Islam through our conduct, and we must focusing on aligning our words and actions. His Holiness (aba) said that generally people perceive the African people to be uneducated, yet this lady from Africa has realised something which the learned of Europe have not been able to realise. Hence, this is a cause for reflection.
His Holiness (aba) said that a new convert from Kazakhstan said that words of His Holiness (aba) had a profound effect on him and his wife who sat together and watched all the Jalsa proceedings. He also prayed for all of the volunteers who helped put the entire Jalsa together.
His Holiness (aba) said that an 80-year old man from Zambia could not hold back his tears during the address of His Holiness (aba) and even had to step away as he was very emotional. Later, he explained that this was the first time he had ever heard the voice of the Caliph, which made him very emotional. Later, he expressed to the members of the Community, that filling the mosque with Ahmadis should not only be left to the missionaries, rather everyone must strive in this endeavour.
His Holiness (aba) said that a history teacher from Albania said that although he attended virtually, he felt as if he was actually present at the Jalsa. He said that this Jalsa was a resounding proof that the Ahmadiyya Community is united and ready to listen to the Caliph and implement his words. He said that the addresses of the Caliph were easy to understand for all people and his words should be acted upon.
His Holiness (aba) said that there is a 8.5 hour time difference between London and Adelaide, Australia. The Imam in Adelaide said that he had been worried as to whether people would come to watch the Jalsa, as it would be late at night for them. However, members of the Community exhibited great sincerity and came at night to watch the Jalsa proceedings and even stayed until 3 AM to watch the concluding address delivered by His Holiness (aba).
His Holiness (aba) said that an Arab lady wrote that she was extremely grateful to learn that she follows a religion which protects and safeguards the rights of women to such a degree. She said that she feels pride in conveying these teachings of Islam to her friends. She said that His Holiness (aba) also drew attention towards how women should uphold the rights of men, and she has been analysing how she can better do so for her father, brothers and husband.
His Holiness (aba) said that a new convert from Malaysia did not have enough money to pay for the internet to watch the proceedings of the Jalsa. Hence, he took some mangoes from a tree outside his house, sold them, and then with that money, he purchased enough internet data to be able to watch the Jalsa proceedings.
His Holiness (aba) said that a lady from Guinea-Bissau said that she had various reservations about Islam, however all of these reservations were removed when she heard the concluding address by His Holiness (aba) and then announced her acceptance of Islam Ahmadiyyat. She said that in today's day and age, it is Khilafat that holds the answers to the world's issues.
His Holiness (aba) said that a man from Albania listened to the addresses by His Holiness (aba) at Jalsa and said that they were full of references from the Holy Qur'an and incidents from the life of the Holy Prophet (sa). Later, after going home, he called and said that he had ready the ten conditions of bai'at (initiation) and decided to join the fold of Ahmadiyyat.
How the Coverage of Jalsa Salana Reached Millions around the World
His Holiness (aba) that 126 messages were received from officials of different parts of the world. 53 countries joined the Jalsa via video from around the world. BBC, ITV, Metro and other news outlets covered the Jalsa Salana, while eight websites with a total reach of 20 million also published articles about the Jalsa. In the print media, 14 articles about Jalsa were published, with readerships totalling 1.2 million. Jalsa Salana was covered in 32 TV

Summary of the Friday Sermon delivered by Hadrat Khalifa-tul-Masih V (May Allah be his Helper)on 12TH AUG 2022 at Mubarak Mosque Islamabad, Tilford, UK.

After reciting Tashahhud, Ta'awwuz and Surah al-Fatihah, His Holiness, Hazrat Mirza Masroor Ahmad (aba) said that he would continue mentioning the expeditions undertaken by Muslims against the rebel apostates during the era of Hazrat Abu Bakr (ra).

His Holiness (aba) said that initially it was thought that perhaps the Jalsa would have to be held at a limited scale due to the Covid pandemic. However, a month before, it was decided to allow all members of the Ahmadiyya Muslim Community in the UK. The administration was initially concerned as to how this could be held, however it was successfully held with many blessings.

His Holiness (aba) said that Jalsa is very eagerly anticipated, and when it finally arrives, it passes by so quickly that one does not even realise. There were various people who held reservations about attending the Jalsa due to Covid and other reasons. However, members of the Community were praying, and His Holiness (aba) said that he had been praying as well, and by the grace of Allah, the Jalsa went well.

His Holiness (aba) thanked all of the volunteers who worked selflessly from beginning to end. Young or old, man or woman, everyone worked with great effort and diligently. There are various shortcomings that come to light, however these are all things which can be improved for the future. Overall, everyone did due justice to their duty and His Holiness (aba) thanked everyone.

His Holines (aba) said that MTA did an excellent job with their coverage. This year, they built the entire studio themselves which helped save thousands of pounds. They were able to connect different countries around the world who could see each other, as everyone watched the Jalsa. His Holiness (aba) thanked MTA for showing the world the unity of the Ahmadiyya Muslim Community and silencing the opponents.

His Holiness (aba) presented various incidents from around the world of those who were impacted by watching the Jalsa Salana. A non-Ahmadi from Niger expressed their amazement at the level of obedience and unity under Khilafat (Caliphate), and how everyone sat silently listening to His Holiness.

His Holiness (aba) said that a non-Ahmadi Muslim from Burkina Faso watched the proceedings of Jalsa Salana and was moved to say that this is certainly the true Islam. Another non-Ahmadi Muslim from Syria said that have watched the Jalsa and the efforts made to spread the true message of Islam throughout the world, he would further study about Ahmadiyyat.

His Holiness (aba) said that a person originally from Guinea-Conakry was seeing all the various countries being displayed on the screen as they watched the Jalsa, however he did not see Guinea-Conakry. As soon as he thought of this, scenes from Guinea-Conakry were shown on screen. He also expressed his appreciation for the speech delivered by His Holiness (aba) on human rights.

His Holiness (aba) presented sentiments of a pastor from Zambia, who said that he initially thought that Islam usurped the rights of women. However, after listening to His Holiness' (aba) address on human rights, he realised that rather than Christianity, it is Islam which establishes and upholds women's rights in the truest sense.

His Holiness (aba) said that a person from the immigration office in Congo-Kinshasa joined the Community as he watched the proceedings of Jalsa Salana. After listening to the address by His Holiness, he started wondering why he wasn't already an Ahmadi, and vowed to come more often and do more research.

His Holiness (aba) stated that an Albanian woman said that after watching the Jalsa she will sincerely consider the truthfulness of Ahmadiyyat and said that after listening to the addresses of His Holiness (aba), she found that she is in agreement with the things he said.

His Holiness (aba) said that a lady originally from Afghanistan said that she found great peace after hearing His Holiness (aba) and learning the manner in which Islam protects human rights. She said this was especially comforting, as in Afghanistan, under the rule of the Taliban, women hold no value. Yet, she learned the manner in which Islam establises